https://www.ataunnabi.com

تحفظ ختم نبوت کے حوالے سے خانوادہ رضویہ کی خدمات پر لکھے گئے جامعۃ المدینہ
فیضان عطار نیپال گنج کے اساتذہ کرام وطلبہ کرام کے مقالات کا مجموعہ بنام

تحفظ ختم نبوت

میں خانوادہ رضویہ کا کردار

مرتبین

اساتذہ جامعۃ المدینہ نیپال

ناشر:

جامعۃ المدینہ فیضان عطار نیبال گنج نیپال

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

تحفظ ختم نبوت کے حوالے سے خانوادہ رضویہ کی خدمات پر لکھے گئے جامعۃ المدینہ فیضان عطار نیپال گنج کے اساتذہ کرام وطلبہ کرام کے مقالات کا مجموعہ

--(بنام)--

تحفظِ ختمِ نبوت میں خانوادۂ رضویہ کا کردار

--(مرتبین)--

اساتذۂ جامعۃ المدینہ فیضان عطار نیپال گنج

ناشر

جامعۃ المدینہ فیضان عطار نیپال گنج، نیپال

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

تفصیلات کتاب

کتاب	:	تحفظِ ختمِ نبوت میں خانوادۂ رضویہ کا کردار
مرتبین	:	اساتذۂ جامعۃ المدینہ فیضان عطار، نیپال گنج
تصحیح ونظر ثانی	:	اساتذۂ جامعۃ المدینہ فیضان عطار، نیپال گنج
کمپوزنگ	:	محمد عطاء النبی حسینی مصباحی، محمد صابر رضا قادری مدنی
اشاعت برقی فائل	:	۱۴۴۶ھ-۲۰۲۴ء بموقع عرس رضوی
ناشر	:	جامعۃ المدینہ فیضان عطار، نیپال گنج، نیپال
صفحات	:	۸۵

https://www.ataunnabi.com

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

فہرستِ مضامین

نمبر شمار ------- عنوانات ------------------------- صفحہ

(۱) فہرست مضامین ۳

(۲) انتساب ۵

(۳) تقریظ جلیل ۶

(۴) عرض مرتب ۸

(۵) امام العلماء مفتی رضا علی خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور تحفظ ختم نبوت ۱۰

(۶) امام المتکلّمین علامہ نقی علی خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور تحفظ ختم نبوت ۱۶

(۷) امام اہل سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور تحفظ ختم نبوت ۲۴

(۸) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور تحفظ ختم نبوت ۲۹

(۹) استاذ زمن علامہ حسن رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور تحفظ ختم نبوت ۳۳

(۱۰) حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور تحفظ ختم نبوت ۳۶

(۱۱) مفتی اعظم ہند مفتی مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور تحفظ ختم نبوت ۴۰

(۱۲) حکیم الاسلام علامہ حسنین رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور تحفظ ختم نبوت ۴۶

(۱۳) مفتی الاسلام مفتی تقدس علی خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور تحفظ ختم نبوت ۵۰

(۱۴) فقیہ اجل مفتی اعجاز ولی خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور تحفظ ختم نبوت ۵۶

(۱۵) مفسر اعظم ہند علامہ ابراہیم رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور تحفظ ختم نبوت ۶۲

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۱۶) ریحان ملت علامہ ریحان رضاخان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور تحفظ ختم نبوت ۶۷
(۱۷) صدر العلماء علامہ تحسین رضاخان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور تحفظ ختم نبوت..................... ۷۱
(۱۸) تاج الشریعہ علامہ اختر رضاخان ازہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور تحفظ ختم نبوت..................... ۷۵
(۱۹) امین شریعت علامہ سبطین رضاخان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور تحفظ ختم نبوت ۸۱

عرس رضوی مبارک ہو

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

انتساب

مجاہدین

محافظین

محققین

عقیدۂ ختمِ نبوت کے نام

خصوصاً امیرِ اہلِ سنت ابوبلال مولانا محمد الیاس عطار قادری ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

تقریظ جلیل

استاذ الاساتذہ قاضیِ ضلع بانکے وبردیا حضرت علامہ ومولانا مفتی محمد کہف الوری مصباحی

غیور اور بیدار قوم ہمیشہ سے اپنے اسلاف کے علمی وفکری کارناموں کو محفوظ کرتی رہی ہے۔ عرصہ دراز سے شیخ الاسلام والمسلمین اعلی حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالی عنہ کے خانوادہ نے امت مسلمہ کی رہنمائی کے لیے بڑی عظیم خدمتیں پیش کی ہیں۔

بالخصوص امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے دور میں ہر اسلام مخالف فتنے کو ختم کیا۔ اور قران وسنت کی روشنی میں تمام باطل پرست لوگوں کے ردو ابطال میں کوئی کمی نہ چھوڑی۔ یہی وجہ ہے کہ آج بہت سے باطل فرقہ کے لوگ پروپگینڈا کے تحت اعلی حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالی عنہ کی شان کو گھٹانے اور انھیں بے اعتبار کرنے کے لیے چاروں طرف سے محاذ قائم کیے ہوئے ہیں۔ دراصل انھیں اعلی حضرت کی ذات اس لیے تسلیم نہیں ہو پارہی ہے کیوں کہ اعلی حضرت کی تحریریں آج بھی ان گمراہ کرنے والوں کے لیے ضرب حیدری سے کم نہیں۔

امام احمد رضا کی مقدس ذات ایک ہمہ جہت شخصیت تھی۔ آپ نے بہت سے علوم وفنون پر اپنی تصنیفات چھوڑی ہیں۔ امت مسلمہ کے درمیان نفاق وشقاق پیدا کرنے والے گروہ کا پردہ فاش کیا اور ان کی گمراہی لوگوں کے سامنے ظاہر کر دی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں یہ مسلمانوں کا مسلمہ عقیدہ ہے، مگر اس کے خلاف کچھ گمراہ لوگوں نے جب تحریریں لکھیں اور قادیان سے ایک شخص نے اٹھ کر نبوت کا دعوی کیا اور آقائے کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا انکار کیا جانے لگا تو اعلی حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالی عنہ نے بھی اپنے آباو اجداد کی طرح اس سلسلے میں بھی اپنی تحریر کے ذریعے قوم مسلم کی رہنمائی فرمائی۔ اور یہ واضح کر دیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم خاتم النبیین یعنی تمام نبیوں میں سب سے آخری نبی ہیں۔

زیر نظر کتاب ”تحفظ ختم نبوت میں خانوادۂ رضویہ کا کردار“ اس بات کو واضح کر رہا ہے کہ اعلی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

حضرت فاضل بریلی رضی اللہ تعالی عنہ کے خاندان کے بہت سے افراد نے جس طرح بہت سے کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں یوں ہی ختم نبوت کے حوالے سے بھی امت مسلمہ کی بھرپور رہنمائی کی ہے۔

قابل مبارک باد ہیں جامعۃ المدینہ کے اساتذہ وطلبہ جنھوں نے خانوادۂ رضویہ کے حوالے سے ایک نیا موضوع منتخب کیا اور منظر عام پر لاکر ایک عظیم ذمہ داری نبھائی۔

اللہ رب العزت عزیز اسعد حضرت مولانا مفتی محمد عطاالنبی حسینی مصباحی ابوالعلائی زید علمہ اور ان کے تمام اعوان وانصار کو سلامت رکھے اور انھیں اس کا بہترین جزاعطافرمائے۔

آمین یارب العالمین بجاہ النبی الامین علیہ افضل الصلاۃ واکرم التسلیم۔

حضرت علامہ ومولانا مفتی محمد کہف الوری مصباحی صاحب قبلہ

بانی ومہتمم: الحفصہ گرلس اسکول جعفر پوروہ، ڈڑواگاؤں پالکاوارڈ نمبر ۲/ضلع بانکے، نیپال

موبائل نمبر: ۹۷۷۹۸۱۴۵۱۶۷۸۷+

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

عرضِ مرتب

جامعۃ المدینہ فیضان عطار نیپال گنج نیپال فیضان امیر اہل سنت سے اب محتاج تعارف نہ رہا۔ الحمدللہ اس جامعہ نے ۱۲ سال کی قلیل مدت میں بتوفیق الٰہی جو خدمات دینیہ دی ہیں وہ قابل تحسین ہیں۔

دعوتِ اسلامی کے اس جامعہ نے قوم وملت کو علماے کرام کی ٹیم فراہم کی جو آج ہندو نیپال ہی نہیں بلکہ بیرون نیپال و ہند بھی دین کی خدمت کا فریضہ انجام دے رہی ہے۔ الحمدللہ اس جامعۃ المدینہ سے پچھلے سال سے ایک نیا سلسلہ شروع ہوا کہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان فاضلِ بریلوی علیہ الرحمہ سے منسوب مہینہ صفر المظفر میں عرس رضوی کے موقع پر جامعۃ المدینہ فیضان عطار نیپال گنج کے اساتذہ کرام اور طلبہ کرام امام اہل سنت اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالی عنہ کی کسی جہت پر مقالات لکھتے ہیں اور پھر ان مقالات کا مجموعہ تیار کر کے پی ڈی ایف کی شکل میں عام کرتے ہیں۔

اس سال حالیہ چند مہینے عقیدہ ختم نبوت کے حوالے سے کافی تشویش ناک رہے کہ حالیہ چند مہینوں میں عقیدہ ختم نبوت پر حملہ کی کوشش بھرپور کی گئی۔

اسی مناسبت سے یہ طے ہوا کہ اس مرتبہ تحفظ ختم نبوت کے حوالے سے اعلی حضرت رحمۃ اللہ تعالی علیہ اور آپ کے خانوادہ نے جو خدمات انجام دی ہیں ان کی تفصیل مقالے کی شکل میں لکھ کر کے قوم مسلم کو پیش کیا جائے۔

الحمدللہ اس کے بعد عنوان سازی ہوئی عنوان سازی کے بعد طلبہ کرام کو عنوان پیش کیا گیا ہے۔ پھر وقتاً فوقتاً انھیں مواد کی فراہمی کی گئی اور اللہ کے فضل و کرم سے اساتذہ کرام کی محنتیں رنگ لائیں اور طلبہ کرام کی کوششیں ثمر بار و گہربار ہوئیں اور اس طرح دیکھتے دیکھتے مقالہ در مقالہ جمع ہوتا گیا اور اب انہی مقالات کا مجموعہ کتابی شکل میں آپ کے ہاتھوں میں اس وقت موجود ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

آپ اس کا مطالعہ کریں اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے خانوادہ کی خدمات تحفظ ختم نبوت سے خود بھی آشنا ہوں اور اپنے دوست واحباب کو بھی اس سے روشناس کرائیں۔ نیز اس کوشش و کاوش پر جامعۃ المدینہ کے اساتذہ کرام وطلبہ کرام کو دعاؤں سے نوازیں۔

اخیر میں ہم شکریہ ادا کرتے ہیں امیر اہل سنت ابوبلال مولانا محمد الیاس عطار قادری ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کا، جن کے فیضان وکرم سے آج جامعۃ المدینہ فیضان عطار نیپال گنج عوام وخواص کی نظر میں آفتاب و مہتاب کی مثل روشن و تاباں ہے۔ اور ہم سراپا سپاس ہیں قاضئ بانکے وبردیا مفتی کہف الوری مصباحی صاحب قبلہ کا جنھوں نے کتاب کو ملاحظہ کیا، اپنے قیمتی تاثر اور دعاؤں سے نوازا۔

اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ تعالی ہماری اس کوشش و کاوش کو قبولیت سے سرفراز فرمائے اور ہمارے معاونین کو دونوں جہان کی بھلائیاں عطا فرمائے اور امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کا فیضان ہم پر اسی طرح جاری وساری رکھے اور اس تحریر سے عوام اہل سنت کو استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم۔

یکے از مرتبین

محمد عطاالنبی حسینی مصباحی ابوالعلائی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

امام العلماء

مفتی رضا علی خان علیہ الرحمہ

اور تحفظِ ختم نبوت

محمد عطاء النبی حسینی مصباحی ابوالعلائی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

امام العلماء مفتی رضا علی خان علیہ الرحمۃ اور تحفظِ ختمِ نبوت

امام العلماء مولانا رضا علی خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے جد امجد ہیں۔ آپ ہی وہ ذات ہیں جس کے وسیلے سے خاندان رضا میں علمی فیوض و برکات کا سلسلہ شروع ہوا۔ آپ نے اپنی زندگی میں تحفظ عقائد و معمولات کا فریضہ خوب خوب انجام دیا۔ تحفظ عقائد ہی کا جذبہ تھا کہ آپ نے تحفظِ ختم نبوت کی بھی خدمت انجام دی۔ ذیل میں آپ کے مختصر حالات اور اسی حوالے سے کچھ باتیں سپرد قرطاس وقلم کی جارہی ہیں۔

ولادت: مولانا رضا علی خاں صاحب ١٢٢٤ھ میں پیدا ہوئے۔

تعلیم و تربیت: شہر ٹونک میں مولوی خلیل الرحمن صاحب مرحوم و مغفور سے علوم درسیہ حاصل کر کے ٢٢ سال کی عمر میں ١٢٤٥ھ کو سند فراغ حاصل کر کے مشار الیہ اماثل واقران و مشہور اطراف و زمان ہوئے۔ خصوصاً فقہ و تصوف میں کامل مہارت حاصل فرمائی۔ (١)

بیعت و خلافت: مولانا رضا علی بریلوی کو شیخ وقت حضرت شاہ فضل رحمٰن گنج مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ (شاگرد حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی و خلیفہ شاہ محمد آفاق مجددی نقشبندی دہلوی) سے بیعت و خلافت حاصل تھی اور سلسلۂ نقشبندیہ میں مرید کرتے تھے۔

فتویٰ نویسی: امام العلماء اپنے وقت کے قطب، ولی کامل، اور روہیل کھنڈ کے بزرگ ترین علماء میں تھے۔ خاندان میں آپ ہی نے سب سے پہلے فتویٰ نویسی کا شرف حاصل کیا۔ ١٨١٦ء میں روہیلہ حکومت کے خاتمہ، "بریلی شریف" پر انگریزوں کے قبضہ اور حضرت مفتی محمد عیوض صاحب کے "روہیل کھنڈ (بریلی)" سے "ٹونک" تشریف لے جانے کے بعد بریلی کی مسند افتاء خالی تھی۔ ایسے نازک اور پر آشوب دور میں امام العلماء علامہ مفتی رضا علی خاں نقشبندی علیہ الرحمہ نے بریلی کی مسند افتاء کو رونق بخشی۔ یہیں سے خانوادۂ رضویہ میں فتاویٰ نویسی کی عظیم الشان

(١)- حیات اعلیٰ حضرت، ص: ٣٧

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

روایت کی ابتداء ہوئی۔[۱]

تصانیف: آپ کی تصانیف میں صرف خطبات جمعہ و عیدین کا ایک مجموعہ بنام ''مجموعہ خطبہ علمی'' اور ایک میلاد نامے کا تذکرہ ملتا ہے۔ جو ۵۸ صفحات پر مشتمل تھا، یہ میلاد نامہ پہلی بار ۱۸۵۱ء میں نول کشور لکھنؤ سے چھپا۔ مجموعہ خطبہ علمی کے متعلق حکیم الاسلام علامہ مفتی حسنین رضا خان قادری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

''انھوں نے خطبہ جمعہ و عیدین لکھے جو آج کل خطبہ علمی کے نام سے ملک بھر میں رائج ہیں۔ یہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ اس خاندان کے مورث اعلیٰ مولانا رضا علی خاں صاحب کے خطبے جو خطبہ علمی کہلاتے ہیں وہ مولانا رضا علی خاں صاحب کے ہی تصنیف کردہ ہیں اور کم و بیش ایک صدی سے سارے ہندوستان کے طول و عرض میں جمعہ و عیدین کو پڑھے جاتے ہیں۔ اور ہر مخالف و موافق انھیں پڑھتا ہے۔ ان کو شہرت سے انتہائی نفرت تھی اس لیے انھوں نے خطبے اپنے شاگرد مولانا علمی کو دے دیے، مولانا علمی نے خود بھی اس طرف اشارہ کیا ہے البتہ خطبہ علمی میں اشعار مولانا علمی کے ہیں۔''[۲]

عادات و خصائل: آپ بہترین واعظ اور خطیب تھے، آپ کی تقریر دلوں پر اثر کرتی تھی، کسی سے باتیں کرتے تو نہایت نرمی سے کرتے، سلام میں پہل کرتے، قناعت پسند تھے، تواضع اور بردباری آپ کا شیوہ تھا، علم فقہ میں مہارت تامہ حاصل تھی۔

رد فرق باطلہ: مولوی اسمٰعیل دہلوی کی رسوائے زمانہ کتاب ''تقویۃ الایمان'' جب منظر عام پر آئی تو بریلی میں آپ ہی کے حکم سے اس کا رد لکھا گیا اور تمام بریلی کے علمائے کرام سے اس کی تصدیق کرائی گئی، پھر کتابی شکل میں اس کو شائع کیا گیا، اس مجموعہ کا نام ''تصحیح الایمان رد تقویۃ الایمان'' رکھا گیا، اس کے مرتب آپ کے شاگرد ملک محمد علی خاں ہیں۔ مطبوعہ نسخہ تو نایاب ہے

---

(۱)- مولانا نقی علی خاں حیات اور علمی و ادبی کارنامے، ص: ۸۷

(۲)- سیرت اعلیٰ حضرت، ص: ۴۱

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

البتہ قلمی نسخہ رضالائبریری رام پور میں ہے۔(۱)

مرزا عبدالوحید بیگ لکھتے ہیں:

۱۷۷۴ء میں حافظ الملک حافظ رحمت خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شہید ہو جانے کے بعد روہیل کھنڈ کا علاقہ شجاع الدولہ اور اس کے بیٹے آصف الدولہ کے قبضہ و اقتدار میں ۲۶؍سال رہا۔ روہیل کھنڈ کا مرکز بریلی تھا، آصف الدولہ کے عہد حکومت میں بریلی شہر کے اندر رافضیت کو بہت فروغ ملا، محلہ چھیپی ٹولہ میں کالا امام باڑا اور مسجد آصفیہ اسی زمانے کی یادگار ہیں۔ رافضیت کا فروغ اتنا ہوا کہ بہت سے غیر پختہ عقیدے والے سنی بھی تعزیہ کی طرف راغب ہو گئے اور انھوں نے بریلی کی جامع مسجد کے صحن کے برابر میں ایک سہ دری میں تعزیے اور علم رکھ دیے ۔ حکیم مرزا حسن جان بیگ عہد آصفیہ کے خاتمہ پر جامع مسجد کے متولی ہوئے تو انھوں نے سہ دری میں تالا لگوا دیا تاکہ تعزیہ داری کی بدعت حدود مسجد میں نہ ہو سکے، ان کے انتقال کے بعد مولانا مرزا مطیع بیگ برادر مولانا مرزا غلام قادر بیگ استاذ اعلیٰ حضرت جامع مسجد کے متولی ہوئے تو انھوں نے امام العلماء مولانا رضا علی خاں کی ہدایت کے مطابق سہ دری سے تعزیے اور علم الگ کرا دیے اور اس سہ دری کا نام نبی خانہ رکھ دیا جس کا نام پہلے کے لوگوں نے امام باڑا رکھ دیا تھا، شہر کے بعض جاہلوں نے متولی صاحب کے اس اقدام پر بہت شور مچایا اور ان کو بد عقیدہ کہنا شروع کر دیا، امام العلماء کا بریلی کے عوام بڑا ادب و احترام کرتے تھے، امام العلماء نے رد بدعت اور رافضیت میں ایک فتویٰ جاری کیا اور تحریر فرمایا کہ متولی کا اقدام درست ہے اور یہ سنی حنفی مسلک پر ہیں، اس فتوے پر بریلی کے دوسرے علما نے بھی دستخط کیے۔ اس کے بعد امام العلماء خود جامع مسجد تشریف لاتے تھے اور سہ دری جس کا نام نبی خانہ رکھ دیا گیا تھا اس میں محفل میلاد کا انعقاد ہر جمعرات کو کرتے اور اس میں وعظ فرماتے، آپ کے اس وعظ کی محفلوں کے ذریعہ بریلی کی جامع مسجد سے تعزیہ داری کا سلسلہ ختم ہوا اور جہلا نے رافضیت سے توبہ کر لی۔(۲)

---

(۱)-حیات مفتی اعظم، ص:۲۴

(۲)-حیات مفتی اعظم، ص:۲۴

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

آپ آزادی پسند تھے، انگریزی اقتدار کو بالکل پسند نہیں فرماتے تھے، علماے کرام نے جب فتویٰ جہاد دیا تو آپ نے اس کی بھرپور حمایت کی اور عوام کو انگریزوں کے خلاف تیار کیا۔ مجاہدین کی پوری مدد کی۔ مجاہدین کو گھوڑے پہنچانے میں آپ نے نمایاں کردار ادا کیا۔(۱)

وصال: آپ کا وصال ۶۲/ کی عمر میں ۶/ جمادی الاولیٰ ۱۲۸۶ھ بمطابق اگست ۱۸۶۹ء میں ہوا۔ آپ کا مزار نزد سٹی اسٹیشن بریلی واقع قبرستان بہاری پور، سول لائن میں ہے۔(۲)

تحفظ ختم نبوت اور امام العلماء: امام العلماء مفتی رضا علی خان علیہ الرحمہ اپنے وقت کے مفتی تھے، ممکن ہے کہ انھوں نے ختم نبوت کے حوالے سے فتویٰ دیا ہو لیکن جب فتاویٰ محفوظ ہی نہیں تو فتاویٰ کی جہت سے آپ کی خدمات تحفظ ختم نبوت پر لکھنا ممکن ہی نہیں۔ لیکن امام العلماء کی ایک کتاب موجود ہے جس کی روشنی میں آپ کی خدمات تحفظ ختم نبوت پر کچھ روشنی ملتی ہے۔ وہ کتاب ہے ''خطبہ علمی''۔ جی، ہاں! یہ کتاب اگرچہ مولانا حسن بریلوی صاحب کے نام سے شائع ہوتی آرہی ہے لیکن در حقیقت اس کو معرض وجود میں لانے والی ذات امام العلماء ہیں۔ سیرت اعلیٰ حضرت سے علامہ حسنین رضا خان کا اقتباس گزرا۔ مزید رئیس التحریر علامہ یسین اختر مصباحی علیہ الرحمہ کی تحریر بھی دیکھیں۔ آپ لکھتے ہیں:

متحدہ ہندوستان میں رائج و مشہور ''خطبہ علمی'' حضرت مولانا رضا علی بریلوی ہی کے تحریر کردہ ہیں۔ جو آپ کے ایک عزیز شاگرد، مولانا محمد حسن علمیؔ بریلوی (متوفی ۱۲۹۳ھ/ ۱۸۷۶ء) کے نام سے شایع ہوکر، متحدہ ہندوستان کے شہر شہر میں مقبول ہوئے۔(۳)

امام العلماء نے خطبہ علمی ترتیب دیا تو کئی خطبوں میں آپ نے حضور نبی کریم ﷺ کی شان کے بیان کے لیے آخر الانبیاء، خاتم النبیین، نبی آخر الزمان، عاقب، مقفی، خاتم الانبیاء، خاتم الرسل، صاحب الخاتم کا استعمال فرمایا ہے۔ اب اس سے کس کو انکار ہو سکتا ہے کہ جب جب کوئی

(۱)- مصدر سابق، ۲۷

(۲)- علامہ نقی علی خان، حیات اور علمی و ادبی کارنامے، ص:۸۷

(۳)- ممتاز علماے انقلاب، ص:۲۲۸

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

خطیب خطبہ پڑھے گا تو سامعین و مخاطبین کے ذہن و فکر میں یہ عقیدہ جاگزیں اور راسخ ہوتا جائے گا کہ حضور نبی کریم ﷺ آخر الانبیاء ہیں، خاتم النبیین ہیں، نبی آخر الزمان ہیں، عاقب ہیں، مقفی ہیں، خاتم الانبیاء ہیں، خاتم الرسل ہیں اور صاحب الخاتم ہیں۔ اور یہ تحفظ ختم نبوت نہیں تو اور کیا ہے۔ اب ذیل میں خطبہ کے ان اقتباس کو نقل کیا جاتا ہے جن سے حضور ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا اعلان ہو رہا ہے۔ خطبہ نمبر ۳ کے خطبہ ثانیہ میں ہے:

وَالصَّلَاةُ عَلَى نَبِيِّهِ وَحَبِيبِهِ الَّذِي أَسْمَاءُهُ مُحَمَّدٌ أَحْمَدُ حَامِدٌ مَحْمُودٌ أَحِيدٌ وَحِيدٌ مَاحٍ حَاشِرٌ عَاقِبٌ طٰهٰ يٰس طَاهِرٌ طَاهِرٌ طَيِّبٌ سَيِّدٌ رَسُولٌ نَبِيٌّ رَسُولُ الرَّحْمَةِ قَيِّمٌ جَامِعٌ مُقْتَفٍ مُقَفًّى رَسُولُ الْمَلَاحِمِ رَسُولُ الرَّاحَةِ كَامِل اكليلٌ مُدَّثِرٌ مُزَّمِّلٌ عَبْدُ اللّٰهِ حَبِيبُ اللّٰهِ صَفِيُّ اللّٰهِ نَجِيُّ اللّٰهِ كَلِيمُ اللّٰهِ خَاتِمُ الْأَنْبِيَاءِ خَاتِمُ الرُّسُلِ.(۱)

اسی خطبہ میں آگے "صَاحِبُ الخَاتَم" بھی ہے۔ نیز خطبہ نمبر ۶ کے خطبہ اول میں ہے:

صَلَى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتِمِ النَّبِيِّينَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ شَفِيعِ الْمُذْنِبِينَ وَعَلَى آلِهِ الطَّيِّبِينَ وَأَصْحَابِهِ الْمُطَهِّرِينَ وَمَنِ اتَّبَعَهُمْ أَجْمَعِينَ.(۲)

مزید گیارہواں خطبہ کے اول خطبہ میں ہے:

ثُمَّ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَيْرِ الْوَرىٰ بَدْرِ اللّٰهِ فِي نُورِ الْهُدى صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ دُنَى رَسُولِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيُّ الْحَرَبَيْنِ إِمَامِ الْقَبْلَتَيْنِ شَفِيعِ الْأُمَمِ فِي الدَّارَيْنِ خَاتِمِ النَّبِيِّينَ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.(۳)

یہ تو وہ الفاظ ہیں جو براہِ راست حضور نبی کریم ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے عقیدہ پر واضح اور ظاہر و باہر ہیں۔ ان کے علاوہ بھی اس خطبہ علمی میں کئی مقامات ہیں جن کا خلاصہ حضور ﷺ کا خاتم النبیین ہونا ہے مثلاً خیر الوریٰ، سید المرسلین، سید الانبیاء والمرسلین وغیرہ۔

(۱)- خطبہ علمی، ص:۱۶

(۲)- مذدر سابق، ص:۳۰

(۳)- مصدر سابق، ص:۱۲

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

امام المتکلّمین

علامہ نقی علی خان علیہ الرحمہ

اور تحفظِ ختمِ نبوت

محمد عطاء النبی حسینی مصباحی ابوالعلائی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

امام المتکلّمین علامہ نقی علی خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور تحفظ ختم نبوت

کہتے ہیں کہ پھل کو دیکھ کر درخت کا اندازہ بخوب ہوجاتا ہے۔ اس تناظر میں امام اہل سنت اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی عظمت وشان دیکھ کر ان کے والد ماجد امام المتکلّمین علامہ نقی علی خان علیہ الرحمہ کی بلندی مراتب بہ خوب آشکار ہوجاتے ہیں۔ آپ مرجع العلماء تھے جنھوں نے اپنی پوری زندگی دین کی خدمت کے لیے وقف کردی۔ آپ کی زندگی کا ایک اہم گوشہ تحفظ ختم نبوت کے حوالے سے آپ کی خدمات ہیں۔ اسی عنوان پر راقم کچھ لکھنے کی سعادت حاصل کررہا ہے۔ لیکن اس سے قبل علامہ نقی علی خان علیہ الرحمہ زندگی کی مختصر جھلکیاں پیشِ خدمت ہیں۔

ولادت: امام العلماء مولانا رضا علی خاں صاحب کے فرزند مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت جُمادی لآخرہ کے آخری دن یا رجب کی چاند رات ۱۲۴۶ھ مطابق ۱۸۳۰ء کو بریلی کے محلہ ذخیرہ میں ہوئی۔

تعلیم و تربیت: آپ نے جملہ علوم وفنون کی تعلیم اپنے والدِ ماجد امام العلماء مولانا رضا علی خاں سے حاصل کی، آپ ایّامِ طُفولت سے ہی پرہیزگار اور متّقی تھے؛ کیوں کہ آپ امام العلماء مولانا رضا علی خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے زیرِ تربیت رہے، جو نامور عالم اور عارف باللہ بزرگ تھے، جن کی پرہیزگاری کا جَوہر مولانا نقی علی خاں کو ورَثہ میں ملا تھا، اور پھر بفضلِ الٰہی میلانِ طبع بھی نیکی کی طرف تھا، مولانا نقی علی خان علم وعمل کے بحرِ ذخّار تھے، آپ کی ذات مرجعِ خلائق وعلماء تھی، آپ کی آراء واقوال کو علماے عصر ترجیح دیتے تھے، کثیر علوم میں تصنیفات مطبوعہ وغیر مطبوعہ آپ کے علم وفضل کی شاہد ہیں۔

بیعت و خلافت: حضرت مولانا نقی علی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے صاحب زادے امام احمد رضا فاضل بریلوی اور مولانا عبد القادر بدایُونی صاحب کے ہمراہ ۵ جُمادی الآخرہ ۱۲۹۴ھ کو خانقاہِ برکاتیہ مارَہرَہ شریف حاضر ہوئے، اور حضرت شاہ آلِ رسول قادری برکاتی مارَہرَوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے شرفِ بیعت حاصل کیا، امام احمد رضا خان بھی حضرت شاہ آلِ رسول کے دستِ حق پرست پر بیعت

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

ہوئے، اسی مجلس میں شاہ صاحب نے دونوں افراد کو خلافت و جملہ اجازات سے سرفراز فرمایا۔

فتویٰ نویسی: تیرہویں صدی ہجری میں حضرت علاّمہ نقی علی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والدِ ماجد امام العلماء حضرت مولانا رضا علی خان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۱۲۴۶ھ مطابق ۱۸۳۱ء میں سرزمینِ بریلی پر مسندِ افتاء کی بنیاد رکھی، اور چونتیس ۳۴ سال تک فتویٰ نویسی کا کام بحسن و خوبی انجام دیا، امام العلماء نے اپنے فرزندِ سعید حضرت علاّمہ نقی علی صاحب کو خصوصی تعلیم دے کر مسندِ افتاء پر فائز کیا، مولانا نقی علی خان نے مسندِ افتاء پر رَونق افروز ہونے کے بعد سے ۱۲۹۷ھ تک نہ صرف فتویٰ نویسی کا گراں قدر فریضہ انجام دیا، بلکہ مُعاصر علماء و فقہاء سے اپنی علمی بصیرت کا لوہا منوالیا۔

درس و تدریس: حضرت علاّمہ نقی علی خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک بلند پایہ عالم اور اپنے وقت کے بے مثال فقیہ تھے، آپ نے درس کی طرف خصوصی توجہ فرمائی، آپ کی شخصیت من حیث التدریس مشہور تھی، طلبا دُور دُور سے آپ کے پاس اکتسابِ علم کے لیے آتے، آپ بہت ذَوق و شَوق کے ساتھ طلبا کو تعلیم فرماتے، حضرت علاّمہ قوم کی فلاح و بہبود کے لیے دینی تعلیم کو لازمی قرار دیتے۔

تصنیف و تالیف: حضرت علاّمہ نقی علی خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کتب بینی، فتویٰ نویسی، درس و تدریس، عبادت و ریاضت، خدماتِ دینی و ملی کے علاوہ تصنیف و تالیف سے بھی بہت شغف تھا، تصنیف و تالیف کے میدان میں بھی آپ اپنے دَور میں نادر روزگار تھے، اور جامعیّتِ علوم میں ہم عصر علماء پر فَوقیت رکھتے تھے، آپ کو متعدّد علوم پر دسترس حاصل تھی، آپ نے اردو زبان کو اپنی گراں قدر تصانیف سے مالا مال کیا، آپ نے مختلف علوم و فنون اور موضوعات پر کتابیں لکھیں، خاص طَور پر سیرتِ نبوی، اصلاحِ مُعاشرہ، تعلیم و تعلّم، علمِ مُعاشرت، تصوّف وغیرہ موضوعات و مسائل پر نہایت جامع اور بلند پایہ تصانیف قلم بند کی ہیں جن میں تفسیر الم نشرح، جواہر الارکان، سرور القلوب وغیرہ مشہور و معروف ہیں۔

سفرِ آخرت: حضرت علاّمہ نقی علی خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا خونی اِسہال کے عارضہ میں ذی قعدہ ۱۲۹۷ھ مطابق ۱۸۸۰ء کو وصال ہوا، علماء نے اس کو شہادت سے تعبیر کیا، آپ کے والد ماجد امام

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

العلماء مولانا رضا علی خاں کے پہلو میں محوِ استراحت ہوئے۔(۱)

تحفظ ختم نبوت اور امام المتکلّمین: امام المتکلّمین علامہ مفتی نقی علی خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عہد میں جب "مسئلہ امتناع وامکان نظیر" اور "اثر ابن عباس" سامنے آیا تو آپ نے بریلی شریف سے ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کا پرچم بلند فرمایا۔ الحمد للہ آج تک یہ پرچم بلندیوں پر ہے۔ اس پر آپ اور آپ کی اولاد امجاد کی کئی تصانیف اور حیات و خدمات شاہد و ناطق ہیں۔ ۱۸۷۱ء میں شیخوپور ضلع بدایوں میں "مسئلہ امتناع وامکان نظیر" پر مولانا عبد القادر بدایونی رحمۃ اللہ علیہ (م: ۱۹۰۱ء) اور مولوی امیر احمد سہوانی کے مابین مناظرہ ہوا۔ مولانا نذیر احمد سہوانی (م: ۱۸۸۱ء) نے اس مناظرہ کی روداد مناظرہ احمدیہ کے نام سے طبع کرادی۔ اس مناظرہ میں اثر ابن عباس کا موضوع بھی زیر بحث آیا۔ اس میں ایک عبارت یہ تھی "بے شک اللہ نے سات زمینیں پیدا کیں، ہر زمین پر آدم ہے، تمھارے آدم کی طرح اور نوح ہے تمھارے نوح کی طرح اور ابراہیم ہے تمھارے ابراہیم کی طرح اور موسیٰ ہے تمھارے موسیٰ کی طرح اور نبی ہیں تمھارے نبی (حضور اکرم) کی طرح"۔ مولانا نذیر احمد سہوانی نے "مناظرہ احمدیہ کے آخر میں یہ بھی لکھا: "مولوی احسن نانوتوی بھی اسی (صحت اثر ابن عباس) کے معتقد ہیں اور اس مضمون پر ان کی مہر ثبت ہے اور اسی کے اور علماء دین بھی قائل و معتقد ہیں"۔(۲)

امام المتکلّمین علامہ مفتی نقی علی خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ختم نبوت کے تحفظ کا علم اٹھایا اور میدان عمل میں کود پڑے۔ اس حقیقت کا اظہار پروفیسر ایوب قادری نے "سوانح مولانا احسن نانوتوی" میں یوں کیا ہے:

"اثر ابن عباس کے مسئلہ میں علماء بریلی اور بدایوں نے مولانا محمد احسن کی بڑی شد و مد سے مخالفت کی۔ بریلی میں اس محاذ کی قیادت مولانا نقی علی خان کر رہے تھے اور بدایوں میں مولوی عبد

(۱)- میلاد و قیام، ص: ۱۳۰-۲۳

(۲)- تحفظ ختم نبوت کا خصوصی شمارہ خاتم النبیین، ص: ۱۱۷-۱۱۸

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

القادر سرخیل جماعت تھے"۔[۱]

۱۲۹۰ھ / ۱۸۷۳ء میں نماز عید الفطر کے موقع پر امام المتکلّمین علامہ مفتی نقی علی خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عید گاہ میں مولوی احسن نانوتوی کے نماز پڑھانے کو پسند نہ کیا، چناں چہ تنازع طول پکڑ گیا۔ بگڑتی صورت حال دیکھ کر مولوی احسن نانوتوی کو امام المتکلّمین علامہ مفتی نقی علی خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی امامت میں نماز پڑھنے کا فیصلہ کرنا پڑا، طرفہ تماشہ یہ ہوا کہ جب مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ کے عید گاہ کے قریب پہنچنے کی خبر آئی تو مولانا احسن نانوتوی فوراً مصلے پر پہنچ گئے اور نماز پڑھادی۔

امام المتکلّمین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عید گاہ کے قریب حسین باغ میں بڑی تعداد میں موجود مسلمانوں کی عید کی نماز کی امامت کی۔[۲]

علامہ نقی علی خان علیہ الرحمہ اسی پر بس نہیں ہوئے بلکہ اس تعلق سے آپ نے امکان نظیر کے متعلق استفتاء تیار کیا اور ملک کے مختلف علمائے اہل سنت کو استفتاء ارسال کر کے جواب حاصل کیے جس سے امکان نظیر کو جائز قرار دینے والوں کی قلعی کھل گئی اور ان کا خوب رد ہوا۔ اس تعلق سے سید صابر حسین شاہ بخاری لکھتے ہیں:

آپ (رئیس المتکلّمین) اثر ابن عباس کے مطابق عقیدہ رکھنے والے کو اہل سنت کے خلاف جانتے تھے۔ علمائے کرام کی اکثریت بھی آپ کی حمایت میں اٹھ کھڑی ہوئی ۔ آپ نے اس حوالے سے ایک استفتاء علمائے کرام پور کو بھیجا جس کا جواب علامہ مفتی نور النبی رام پوری رحمتہ اللہ علیہ نے دیا اور آپ کے موقف کی تائید وحمایت کی اس فتوی پر مولانا سدید الدین خان خلف مولانا رشید الدین خان، مولانا مفتی ولی النبی رام پوری، مولانا سید حسین شاہ محدث رام پوری، مولانا محمد حیدر علی رام پوری مولانا شیخ محمد علی درویش مطوف رام پوری، مولانا عبد الحق خیر آبادی بن علامہ فضل حق خیر آبادی، مولانا عبد العلی رام پوری، مولانا محمد یعقوب علی خان رام پوری اور

(۱)- سوانح احسن نانوتوی، ص:۹۴

(۲)- تحفظ ختم نبوت کا خصوصی شمارہ خاتم النبیین، ص:۱۱۸

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

مولانا محمد اظہر الدین احمد رام پوری (رحمۃ اللہ علیہم) نے بھی تصدیقات فرمائی ہیں۔

اسی طرح آپ نے ایک استفتاء ممتاز عالم دین علامہ مفتی ارشاد حسین مجددی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی بھیجا۔ آپ نے بھی قرآن وحدیث، محدثین اور فقہاے عظام کے ارشادات کی روشنی اس حقیقت کو ظاہر و باہر فرمایا کہ اس پر عقیدہ رکھنا اہل سنت وجماعت کے خلاف ہے، خاتم النبیین حضور علیہ السلام ہیں اور حدیث شاذ ہے۔(۱)

امام المتکلّمین علامہ مفتی نقی علی خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے موقف و عقیدہ میں حق و صواب پر تھے۔ اس لیے آپ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں مسلسل کوشش میں لگے رہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آپ کی حمایت میں علماے کرام نے کئی کتب و رسائل لکھے۔ جن میں مولانا فضل مجید بدایونی (المتوفی ۱۳۲۴ھ ۱۹۰۶ء تلمیذ مولانا عبد القادر بدایونی قدس سرہ) کی "تحقیقات محمدیہ حل اوہام نجدیہ ۱۲۸۹ھ/۱۸۷۲ء"، مولانا ہدایت علی کی "الکلام الاحسن"، مفتی حافظ بخش آنولوی رحمۃ اللہ علیہ کی "تنبیہ الجہال بالالہام الباسط المتعال" اور فتاویٰ علماے بدایوں و بریلی "فتاویٰ بے نظیر در نفی مثل آں حضرت بشیر و نذیر" نمایاں طور پر قابل ذکر ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے امکانِ نظیر کے خلاف لکھی گئی کتاب "تنبیہ الجہال" کی تصدیق کرتے ہوئے علامہ نقی علی خان علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

هٰذا هو الحق الصراح و الصدق الفراح و الله الهادي إلىٰ سبيل النجاح محمد نقی علی عفی عنه.(۲)

فتاویٰ بے نظیر میں آپ اپنی تصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

قطع نظر اس سے کہ علماء نے حدیث ان اللہ خلق سبع ارضین آہ میں ہر طرح کلام کیا ہے، بعدِ ثبوتِ رفع و تسلیمِ صحتِ متن و اسناد مفیدِ اعتقاد نہیں بلکہ جس حالت میں مضمون اس کا، دلالت آیات اور احادیث صحیحہ و عقیدہ اہل حق کے خلاف ہے پس جو شخص اس حدیث سے وجود و تحقیق

(۱)- مصدر سابق، ص:۱۱۹

(۲)- تنبیہ الجہال، ص:۹۹

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

امثال سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر استدلال کرے سخت جاہل اور معتقد فعلیتِ مثلِ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی مشارکت فی الماہیت والصفات الکمالیہ مبتدع و مخالف عقیدہ اہل سنت ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔ (۱)

محمد نقی علی خان ولد مولوی رضا علی خان۔

خاتم النبیین کا ذکر: آپ نے تحفظ عقیدۂ ختم نبوت کے لیے جہاں علمائے کرام سے امکان نظیر کے رد پر فتویٰ لکھنے کے لیے استفتاء بھیجے، معتقدِ امکانِ نظیر کا عملی رد کیا وہیں اپنی کتابوں میں بھی اس کا ذکر کیا اور حضور ﷺ کے خاتم النبیین ہونے پر بالدلیل تحریر لکھی۔ انوارِ جمالِ مصطفیٰ میں لکھتے ہیں:

اور (حضور ﷺ) یہ بھی فرماتے ہیں کہ میں سب پیغمبروں سے پہلے پیدا ہوا اور سب کے بعد خلق پر بھیجا گیا۔

فائدہ: شاید اس میں یہ نکتہ تھا کہ امت آپ کے اخلاق اور احوال اگلی امتوں کے دیکھ بھال کر کمالات اولین و آخرین حاصل کرے اور جن باتوں سے اگلے لوگ ہلاک ہوئے اور ان پر عتاب ہوا بچتے رہے یا یہ بھید تھا کہ دین آپ کا دائم و باقی ناسخ سب شرائع و ادیان کا ہے۔ اگر ظہور آپ کا اور پیغمبروں سے پہلے ہوتا ان کی شریعت ظاہر نہ ہوتی اور دین ان کا رواج نہ پاتا بلکہ در حقیقت ختم نبوت ایک کمال مستقل ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی مرتبہ نہیں۔ اس واسطے یہ کمال بھی پروردگار تقدس و تعالیٰ نے آپ کے لیے خاص فرمایا۔ **پنجاہ و پنجم** اور آپ کو خاتم النبیین کہا قال اللہ تعالیٰ: ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا﴾ علاوہ بریں جس طرح پہلا اسم یعنی اول ایک اسم الٰہی کی مظہریت پر دلالت کر کرتا ہے اس اسم یعنی آخر سے دوسرے اسم کی مظہریت ثابت ہوتی ہے اور ان دونوں کے اجتماع سے ایک معنی عجیب پیدا ہوتے ہیں کہ جس طرح پروردگار سب شئ کو محیط ہے کہ اول بھی وہ ہی ہے اور آخر بھی رہی ہے اُسی طرح بسبب اس کے کہ ایک پرتو اس احاطہ کا اُس

(۱)- فتاویٰ بے نظیر، ص:۱۸

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

جناب پر بھی واقع ہوا ہے وہ جناب بھی نبوت ورسالت کو محیط ہیں کہ اول النبیین بھی وہ ہی ہیں اور آخر النبیین اور خاتم النبیین بھی وہ ہی ہیں اور جو اس لفظ کو بموجب قرأت عاصم رحمۃ اللہ تعالیٰ کے خاتم النبیین بفتح تا پڑھیں تو ایک اور خاصہ آپ کا ثابت ہوتا۔ اھ

پنجاہ وششم کہ سوا آپ کے یہ لقب بھی کسی کو حاصل نہ ہوا۔ مہر سے اعتبار بڑھتا ہے اور آپ کے سبب سے پیغمبروں کا اعتبار زیادہ ہوا اور مہر سے زینت ہوتی ہے اور آپ انبیاء کی زینت ہیں۔ کمالایخفی۔[1]

علامہ نقی علی خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ من وعن یہی عبارت اپنی مایہ ناز کتاب "تفسیرِ الم نشرح" صفحہ نمبر ۲۰۲ پر تحریر فرمائی ہے۔

(۱)۔انوارِ جمالِ مصطفیٰ، ص:۲۱۱

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

امام اہل سنت

امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ

اور تحفظِ ختمِ نبوت

(کتب وفتاویٰ امام کی روشنی میں)

محمد سلمان عطاری (رابعہ)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

امام اہل سنت اور تحفظ ختم نبوت (کتب وفتاویٰ امام کی روشنی میں)

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فروغ عقیدۂ ختم نبوت اور منکر ختم نبوت کی تکفیر و تبکیت کے سرخیل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ذیل میں اسی حوالے سے آپ کی خدمات سپرد قلم کرنے کی سعی کررہاہوں لیکن اس سے قبل امام اہل سنت کی مختصر حالات زیب قرطاس کررہاہوں تاکہ مختصراً شخصیت کا بھی تعارف ہوجائے۔اور کوشش یہی رہے گی کہ امام اہل سنت کی زندگی کی کہانی خود ان کی زبانی پیش کی جائے۔

ولادت: (میری ولادت) ۱۰شوال ۱۲۷۲ھ روز شنبہ (یعنی ہفتہ) وقت ظہر مطابق ۱۴جون ۱۸۵۶ء کو ہوئی۔[۱]

اسمِ گرامی: آپ کا نامِ مبارک محمد ہے، اور آپ کے دادا نے احمد رضا کہہ کر پکارا اور اسی نام سے مشہور ہوئے۔[۲]

اندازِ تعلیم: (فرماتے ہیں:) میرے استاد جن سے میں ابتدائی کتاب پڑھتا تھا، جب مجھے سبق پڑھا دیا کرتے، ایک دو مرتبہ میں دیکھ کر کتاب بند کر دیتا، جب سبق سنتے تو حَرف بَحرف لفظ بہ لفظ سنا دیتا۔ روزانہ یہ حالت دیکھ کر سخت تعجب کرتے۔ ایک دن مجھ سے فرمانے لگے کہ احمد میاں! یہ تو کہو تم آدمی ہو یا جِن؟ کہ مجھ کو پڑھاتے دیر لگتی ہے مگر تم کو یاد کرتے دیر نہیں لگتی! میں نے کہا: اللہ پاک کا شکر ہے میں انسان ہی ہوں ہاں اللہ پاک کا فضل و کرم شامِل حال ہے۔[۳]

ایک روز اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ بعض ناواقف حضرات میرے نام کے آگے حافِظ لکھ دیا کرتے ہیں، حالانکہ میں اِس لقب کا اَہل نہیں ہوں (پھر کچھ مدت کے بعد فرمایا:) میں نے کلامِ پاک بالتَّرتیب بکوشش یاد کرلیا اور یہ اِس لیے کہ ان بندگانِ خُدا کا (جو

---

(۱)-ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص:۶۳

(۲)-تذکرہ امام احمد رضا، ص:۲

(۳)-حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج:۱، ص:۶۸

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

میرے نام کے آگے حافِظ لکھ دیا کرتے ہیں) کہنا غلط ثابت نہ ہو۔(۱)

سنِ فراغت اور فتویٰ نویسی: میں نے جب پڑھنے سے فراغت پائی اور میرا نام فارغُ التحصیل علما میں شمار ہونے لگا تو ۱۴ شعبان ۱۲۸۶ھ کو منصب افتا عطا ہوا اور اسی تاریخ سے بحمدِ اللہ نماز فرض ہوئی۔ منصب افتا ملنے کے وقت فقیر کی عمر ۱۳ برس دس مہینہ چار دن کی تھی جب سے اب تک برابر یہی خدمتِ دین لی جارہی ہے۔(۲)

مدتِ تربیت: (بدمذہبوں کے رد اور فتویٰ نویسی کے بارے میں فرماتے ہیں): یہ دونوں ایسے فن ہیں کہ طِب کی طرح یہ بھی صِرف پڑھنے سے نہیں آتے۔ ان میں بھی طبیبِ حاذِق کے مطب میں بیٹھنے کی ضرورت ہے۔ میں بھی ایک حاذِق طبیب (یعنی ماہر استاذ والدِ ماجد رئیس المتکلّمین مفتی نقی علی خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ) کے مطب میں سات برس بیٹھا، مجھے وہ وقت، وہ دن، وہ جگہ ،وہ مسائل اور جہاں سے وہ آئے تھے اچھی طرح یاد ہیں۔(۳)

شرفِ بیعت: آپ رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں دوپہر کو سویا تو (خواب میں) حضرت جدِّ اَمجد رضِی اللہ عنہ تشریف لائے اور ایک صندوقچی عطا فرمائی اور فرمایا عنقریب آنے والا ہے وہ شخص جو تمھارے دردِ دل کی دوا کرے گا۔ دوسرے یا تیسرے روز حضرت مولانا عبدُ القادر رحمۃُ اللہ علیہ بدایون سے تشریف لائے اور اپنے ساتھ مارہرہ شریف لے گئے۔ وہاں جاکر شاہ آلِ رسول مارہروی سے شرفِ بیعت حاصل کیا۔(۴)

اَعداءُ اللہ سے نفرت: بحمدِ اللہ تعالٰی بچپن سے مجھے نَفرت ہے اَعداءُ اللہ (اللہ کے دشمنوں) سے اور میرے بچوں کے بچوں کو بھی بفضلِ اللہ تعالٰی عَداوَتِ اَعداءِ اللہ (یعنی اللہ کے دشمنوں سے دشمنی) گھٹی میں پلادی گئی ہے۔(۵)

---

(۱)-مصدر سابق، ص:۲۰۸

(۲)-مصدر سابق، ص:۲۸۹، ۲۹۰

(۳)-ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص:۱۴۱

(۴)-مصدر سابق، ص:۴۱۲

(۵)-مصدر سابق، ص:۴۱۰

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

خدااور محبوب خدا کی محبت: بحمد اللہ اگر (میرے) قلب (دل) کے دو ٹکڑے کئے جائیں تو خدا کی قسم ایک پر لکھا ہوگا "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" دوسرے پر لکھا ہوگا "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلّی اللہ علیہ و اٰلہٖ وسلّم"۔(۱)

اپنی خبرِ رحلت: اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ علیہ نے اپنی وفات سے ۴ماہ ۲۲ دن پہلے خود اپنے وِصال کی خبر دے کر پارہ ۲۹ سورۃُ الدّھر کی آیت ۱۵ سے سالِ انتِقال کا استخراج فرمادیا تھا۔اِس آیتِ شریفہ کے علمِ اَبْجد کے حساب سے ۱۳۴۰ عَدَد بنتے ہیں اور یہی ہجری سال کے اعتبار سے سنِ وفات ہے۔ وہ آیتِ مبارکہ یہ ہے: ﴿وَیُطَافُ عَلَیْهِمْ بِاٰنِیَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّ اَكْوَابٍ﴾(۲) ترجمۂ کنز الایمان: اوران پر چاندی کے برتنوں اور کوزوں کا دور ہوگا۔

وصال مبارک: ۲۵ صفرُالمظفَّر ۱۳۴۰ھ مطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۱ء کو جمعۃُ المبارک کے دن ہندوستان کے وقت کے مطابق ۲ بجکر ۳۸ منٹ (اور پاکستانی وقت کے مطابق ۲ بجکر ۸ منٹ) پر، عین اذانِ جُمعہ کے وَقت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہ علیہ نے وصال فرمایا۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ پُرانوار مدینۃُ المرشد بریلی شریف میں آج بھی زیارت گاہِ خاص وعام ہے۔(۳)

امام احمد رضا اور تحفظ ختم نبوت: امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے نہ صرف فتاویٰ لکھے بلکہ کتب و رسائل بھی تحریر فرمائے۔ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور منکر ختم نبوت کی تردید میں امام اہل سنت رضی اللہ عنہ کے چند فتاویٰ اور کتب ورسائل کے اسماء پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

تحفظ عقیدۂ ختم نبوت اور رد قادیانیت میں کتب: امام اہل سنت رضی اللہ عنہ نے تحفظ عقیدۂ ختم نبوت اور رد قادیانیت میں مستقل جو کتب رسائل تحریر فرمائے ان کے نام درج ذیل ہیں:

---

(۱)-مصدر سابق، ص:۴۱۱

(۲)-پ۲۹، الدھر:۱۵

(۳)-تذکرہ امام احمد رضا، ص:۱۸

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

(۱) جزاء اللہ علیہ وہ لابائہ ختم النبوۃ (۲) قھر الدیان علی مرتد بقادیان (۳) المبین معنی ختم النبیین (۴) السوء والعقاب علی المسیح الکذاب (۵) الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی۔

مرزا قادیانی اور قادیانیوں کے بارے میں فتاویٰ: امام اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جہاں قادیانی اور قادیانیوں کی تردید و ابطال میں کتب و رسائل تحریر فرمائے وہیں وقتاً فوقتاً فتاویٰ بھی تحریر فرمائے۔ ان میں سے چند کے اقتباس درج ذیل ہیں :

قادیانی بلاشبہ کافر و مرتد ہے: مرزا کی بعض نئی تحریریں خود (میری) نظر سے گزریں جن میں قطعی کفر بھرے ہیں بلاشبہ وہ (قادیانی) یقیناً کافر مرتد ہے۔[۱]

مرزا مسیحِ دجال ہے: (فقیر کو) مرزا کے مسیح و مثل مسیح ہونے میں اصلاً شک نہیں مگر لا واللہ نہ مسیح کلمۃ اللہ علیہ صلوٰۃ اللہ بلکہ مسیح دجّال علیہ اللّعن والنّکال۔[۲]

مرزا کے کفر وارتداد پر علمائے حرمین شریفین کا اتفاق: مجدد کا کم از کم مسلمان ہونا تو ضرور ہے اور قادیانی کافر مرتد تھا ایسا کہ تمام علمائے حرمین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا کہ: من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر۔ جو اس کے کافر اور عذاب ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر۔[۳]

مرزائیوں کو مسلمان جاننے والا مرتد ہے: ہاں اگر صاحبِ خانہ مرزائیوں کو مسلمان جانتا ہو تو وہ خود ہی مرتد ہے اور اس کے یہاں تقریب میں جانا حرام۔[۴]

قادیانی کی نماز، نماز نہیں: نہ قادیانیوں کی نماز ہے نہ ان کا خطبہ، خطبہ کہ وہ مسلمان ہی نہیں، اہلِ سنت اپنی اذان کہہ کر اسی مسجد میں اپنی خطبہ پڑھیں اپنی جماعت کریں یہی اذان و خطبہ و جماعت شرعاً معتبر ہوں گے۔[۵]

---

(۱)۔ فتاویٰ رضویہ، ، ج:۱۵، ص:۵۹۰

(۲)۔ مرجع سابق، ج:۱۵، ص:۵۷۵

(۳)۔ مرجع سابق، ج:۱۴، ص:۳۸۴

(۴)۔ مرجع سابق، ج:۶، ص:۵۹۱

(۵)۔ فتاویٰ رضویہ، ج:۸، ص:۴۶۵

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

امام اہل سنت

امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ

اور تحفظِ ختمِ نبوت

(حدائق بخشش کی روشنی میں)

محمد حامد رضا عطاری (رابعہ)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

امام اہل سنت اور تحفظ ختم نبوت (حدائق بخشش کی روشنی میں)

اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ امام العلماء اور مرجع العلماء ہیں۔ آپ نے اپنی پوری زندگی محبت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم، تحفظ عقائد اہل سنت اور تردید فرق باطلہ میں گزری۔ اس وقت راقم کا موضوع "اعلیٰ حضرت کی خدماتِ تحفظِ ختمِ نبوت حدائق بخشش کی روشنی میں" ہے۔ اس لیے راقم اولاً اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی مختصر سوانحِ زندگی بعدہ آپ کی خدماتِ تحفظِ ختمِ نبوت پر کچھ تحریر نوکِ قلم کررہا ہے۔

ولادت: سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی شہر بریلی یوپی کے محلہ جسولی میں ۱۰ سوال/۱۲۷۲/۱۴ اجون ۱۸۵۶ کو پیدا ہوئے۔ آپ کا نام احمد رضا رکھا گیا آپ کے بچپن میں آپ کا گھرانہ محلہ جسولی سے محلہ سوداگران بریلی میں منتقل ہوگیا۔

بچپن اور تعلیم: نہایت نازونعم میں گزرا مگر آپ کھیل کود کی طرف کبھی رغبت نہیں تھی فطری طور پر ذہین تھے اور ہمیشہ علم میں مشغول رہتے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم مرزا غلام قادر بیگ سے حاصل کی اور چار سال کی چھوٹی سی عمر میں قرآن کریم ناظرہ ختم کی چھ سال کی عمر میں مجمع عام میں۔ تقریر کی اس کے بعد مکمل تعلیم اپنے والد ماجد سے پائی۔ چھوٹی سی عمر میں تمام علوم کی تحصیل سے فارغ ہوگئے اسی دن پہلے فتوئی لکھا جو بالکل صحیح تھا اور پھر آپ کو مسند افتاء پر بیٹھا دیا جہاں سے آپ نے پوری عمر میں بے شمار فتاویٰ لکھے اور ایک ہزار کے قریب کتابیں تحریر فرمائیں۔ جن میں فتاویٰ رضویہ، کنزالایمان، حسام الحرمین، مطلع القمرین وغیرہ کافی مشہور ہیں۔

تدریس کتب درسیہ: علوم دینیہ کی تحصیل کے بعد امام احمد رضا نے تدریس کی طرف خاطر خواہ توجہ دی تشنگان علوم جوق در جوق آپ کے کاشانہ اقدس پر حاضر ہوتے اور چشمہ علم و حکمت سے سیراب ہوتے تھے۔ آپ نے باضابطہ کسی مدرسہ میں مدرس بن کر نہیں پڑھایا لیکن اس کے باوجود آپ کی تدریسی خدمات کم و بیش چالیس سے پچاس سال کو محیط ہے جیسا کہ آپ کی تصانیف میں وقتاً فوقتاً آپ کی تحریر سے واضح ہوتا ہے۔ چناں چہ آپ نے ۱۲۶۸ھ میں بعد فراغت

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

تدریس میں مصروف ہو گئے جیسا کہ آپ خود فرماتے ہیں: فقیر کا درس محمدہ تعالی تیرہ برس دس مہینے چار دن کی عمر میں ختم ہوا، اس کے بعد چند سال تک طلباء کو پڑھایا۔

وصال مبارک: ۲۵ صفرُ المظفر ۱۳۴۰ھ مطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۱ء کو جمعۃُ المبارک کے دن ہندوستان کے وقت کے مطابق ۲ بجکر ۳۸ منٹ پر، عین اذانِ جُمعہ کے وَقت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے وصال فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا مزارِ پُرانوار مدینۃُ المرشد بریلی شریف میں آج بھی زیارت گاہِ خاص وعام ہے۔

اشعار بر ختم نبوت: امام اہل سنت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے نثر و نظم دونوں صنف میں تحفظ عقائد کا فریضہ انجام دیا۔ تحفظ ختم نبوت بھی دونوں صنف میں فرمایا لیکن راقم کا موضوع حدائق بخشش اور تحفظ ختم نبوت ہے۔ اس لیے کتب و رسائل اور فتاویٰ کی بجائے آپ کے دیون ''حدائق بخشش'' میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ پر مشتمل اشعار سپرد قرطاس کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ سلام امام اہل سنت میں ختم نبوت کو بیان کرتا ہوا یہ شعر ملاحظہ فرمائیں:

فتحِ بابِ نبوت پہ بے حد درود ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

مزید اشعار دیکھیں:

سب سے اوّل سب سے آخر
اِبتِدا ہو اِنتِہا ہو
سب تمھاری ہی خبر تھے
تم مُؤَخَّر مُبتَدا ہو
قُربِ حق کی منزلیں تھے
تم سفر کا مُنتَہیٰ ہو

مزید ایک رباعی بھی دیکھیں جس میں ختم نبوت کا ذکر ہے:

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

آتے رہے انبیاء کما قیل لھم
و الخاتم حقکم کہ خاتم ہوئے تم
یعنی جو ہوا دفتر تنزیل تمام
آخر میں ہوئی مہر کہ اکملت لکم

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

استاذِ زمن

علامہ حسن رضا خان علیہ الرحمہ

اور تحفظِ ختمِ نبوت

محمد عطاء النبی حسینی مصباحی ابو العلائی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

استاذ زمن علامہ حسن رضا خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اور تحفظ ختم نبوت

استاذ زمن علامہ حسن رضا خان علیہ الرحمہ ۴/ ربیع الاول ۱۲۷۶ھ مطابق ۱۹/ اکتوبر ۱۸۵۹ء کو حضرت مولانا نقی علی خان کے گھر پیدا ہوئے۔ اِبتدائی تعلیم اپنے والد ماجد اور برادرِ اکبر سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے حاصل کی۔ نعت گوئی کی تعلیم بھی اپنے برادرِ اکبر سے پائی، اور کلام مجاز میں بلبل ہندوستان حضرت داغ دہلوی سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ داغ دہلوی کے قیام رام پور کے دوران آپ اُن کے پاس حاضر ہوا کرتے۔ داغ دہلوی کو آپ سے خاص اُنس تھا اور اکثر پیارے شاگرد کہہ کر خطاب کیا کرتے۔ سراج العارفین سید ابوالحسین احمد نوری قادری برکاتی علیہ الرحمہ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے اور سند خلافت سے شرف یاب ہوئے۔

مولانا حسن رضا کو خداے بخشندہ نے ایک سیال وفیاض قلم عطا فرمایا تھا۔ موصوف نے نثر ونظم میں بہت سی گراں قدر یادگار اپنے پیچھے چھوڑی ہیں۔آپ کے نثری رسائل کی تعداد سے بارہ سے متجاوز ہے: (۱) دین حسن، (۲) نگارستانِ لطافت، (۳) تزکِ مرتضوی، (۴) آئینۂ قیامت، (۵) بے موقع فریاد کے مہذب جواب، (۶) سوالات حقائق نما بر رؤس ندوۃ العلما، (۷) فتاویٰ القدوۃ لکشف دفین الندوۃ، (۸) ندوہ کا تیجہ رودادِ سوم کا نتیجہ، (۹) ہدایت نوری بجواب اطلاعِ ضروری، (۱۰) اظہارِ روداد، (۱۱) کوائف اخراجات (۱۲) باقیات حسن (آپ کے بکھرے ہوئے شہ پاروں کا مجموعہ)۔

یوں ہی نظم کے میدان میں آپ نے پانچ لاجواب مجموعے پیش فرمائے ہیں (۱) ذوقِ نعت، (۲) وسائل بخشش، (۳) صمصامِ حسن، (۴) قندپارسی، (۵) ثمر فصاحت۔

آپ کا ایک بڑا کارنامہ دار العلوم منظر اسلام کا اہتمام، انتظام وانصرام ہے۔ ۲۲/ رمضان المبارک ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۹۰۸ کو ۵۰ سال ۶ ماہ کی عمر میں وصال ہوا۔

استاذ زمن اور تحفظ ختم نبوت: آپ کی مستقل کوئی تحریر یا تصنیف قادیانی کی تکفیر پر نہیں مل سکی۔ البتہ آپ نے رجب ۱۳۲۳ھ مطابق یکم ستمبر ۱۹۰۵ء کو ایک ماہانہ رسالہ جاری کیا جس کا نام

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

علامہ حسن نے ''قہر الدیان علی مرتد بقادیان'' تجویز کیا جو منکر ختم نبوت قادیانی کی تکفیر پر روشن دلیل ہے۔

اشعار بر ختم نبوت: آپ نے ختم نبوت پر اشعار بھی لکھے ہیں۔ چند اشعار درج ذیل ہیں:

تمام ہوگئی میلادِ انبیا کی خوشی
ہمیشہ اب تیری باری ہے بارہویں تاریخ
اے نظم رسالت کے چمکتے ہوئے مقطع
تو نے ہی اسے مطلع انوار بنایا
تھی جو اس ذات سے تکمیل فرامیں منظور
رکھی خاتم کے لیے مُہر نبوت محفوظ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

حجۃ الاسلام

علامہ حامد رضا خان علیہ الرحمہ

اور تحفظِ ختمِ نبوت

محمد شاہد عطاری (رابعہ)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور تحفظ ختم نبوت

امام اہل سنت کے خلفِ اکبر حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی علمی جلالت کا یہ عالم تھا کہ آپ کو علماء و عوام نائب امام احمد رضا کہا کرتے تھے۔ آپ نے بھی امام اہل سنت کی جانشینی کا مکمل حق ادا کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ جس جس جہت سے امام اہل سنت نے دین کی خدمت کی آپ نے بھی ان کے نقشِ قدم کی پیروی کی۔ امام ااہل سنت نے ایک اہم دینی خدمت رد فرق باطلہ انجام دی تو آپ کے خلف اکبر نے بھی باطل فرقوں کی تردید کا کام کیا۔ ان میں سے منکر ختم نبوت کی تبکیت و تردید بھی ہے۔ ذیل میں اسی حوالے سے کچھ باتیں تحریر کی جارہی ہیں لیکن خدمات کے ساتھ شخصیات کا بھی مختصر تعارف ہو جانا مناسب ہے اس لیے پہلے شخصیت کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

ولادت باسعادت: حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد حامد رضا خان قادری بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادتِ باسعادت مرکز اہل سنت بریلی شریف میں ماہ ربیع الاول شریف ۱۲۹۲/ ہجری ۱۸۷۵/ عیسوی میں ہوئی- عقیقہ میں حضور حجۃ الاسلام کا نام حسبِ دستورِ خاندانی محمد رکھا گیا۔ آپ کا عرفی نام حامد رضا اور آپ کا خطاب حجۃ الاسلام ہے۔(۱)

تعلیم وتربیت: حضور حجتہ الاسلام حضرت علامہ محمد حامد رضا خان قادری بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیم و تربیت آغوشِ والدماجد امام اہل سنّت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان قادری فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں ہوئی۔ والد ماجد آپ سے بڑی محبت فرماتے اور ارشاد فرماتے کہ،، حامد منی وانا من حامد،، حضور حجتہ الاسلام نے جملہ علوم وفنون اپنے والدِ ماجد سے حاصل کیے- یہاں تک کہ حدیث، تفسیر، فقہ وکتب، معقول ومنقول کو پڑھ کر صرف ۱۹/ سال کی عمر شریف میں فارغ التحصیل ہوگئے۔

بیعت وخلافت: آپ کے مرشد گرامی حضرت نور العارفین مولانا سید ابو الحسین نوری (م

(۱)- تذکرہ علماء اہل سنّت، ص:۸۱

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

۱۳۲۴ھ/ ۱۹۰۶ء) اور مرشد ہی کے حکم سے آپ کے والد نام دار امام احمد رضا قادری برکاتی نے آپ کو تمام سلاسل عالیہ اور تمام علوم عقلیہ و نقلیہ اور اوراد و اشغال میں ماذون فرمایا۔ طریقت و معرفت کے تیرہ سلاسل میں آپ کو اجازت و خلافت حاصل ہوئی۔

درس وتدریس: افتا کی مصروفیت کے ساتھ ساتھ "منظر اسلام" بریلی شریف میں تدریس کا فریضہ بھی انجام دیا کرتے اور تدریس و تفہیم کتب کا عالم یہ ہوتا کہ "منظر اسلام میں نہ صرف حدیث بلکہ معقول و منقول کے اعلیٰ درجات کی کتابیں بھی آپ نے ایسی پڑھائیں کہ شاید و باید ہر درجہ میں پڑھنے والوں کا ہجوم رہا"۔ (۱)

تصنیف و تالیف: حضور حجۃ الاسلام قدس سرہ العزیز صاحبِ تصنیف بزرگ تھے، آپ کی علمی جلالت کا صحیح پتہ اور علم تو آپ کی تصانیف سے زیادہ ممکن ہے- ذیل میں آپ کی چند قلمی یادگار کی نشاندہی کی جاتی ہے ملاحظہ فرمائیں:

(۱) مجموعہ فتاویٰ (یہی فتاویٰ حامدیہ کے نام سے شائع ہوا) (۲) الصارم الربانی علیٰ اسراف القادیانی (۳) نعتیہ دیوان (یہی دیوان "بیاض پاک" کے نام سے شائع ہوا) (۴) تمہید و ترجمہ الدولتہ المکیہ (۵) الاجازات المتینہ لعلماء بمکتہ و المدینہ (۶) تمہید کفل الفقیہ الفاہم (۷) خطبہ الوظیفۃ الکریمہ (۸) سد الفرار (۹) سلامۃ اللہ لاہل السنۃ من سبیل الفساد و الفتنہ (۱۰) حاشیہ ملا جلال (۱۱) کنز المصلی پر حاشیہ (۱۲) اجلیٰ انوار رضا (۱۳) آثار المبتدعین لہدم حبل اللہ المتین (۱۴) وقایہ اہل سنت (۲)

وصال: حضرت حجۃ الاسلام کی علالت کا آغاز ۱۳۵۷ھ/۱۹۳۹ء سے ہی ہو گیا تھا، لیکن اس عالم میں بھی آپ نے متعدّد تبلیغی اسفار کیے، جن میں جودھ پور اور بنارس کے اسفار خاص ہیں۔ آپ اپنے وصال سے ایک سال قبل ہی اپنی رحلت کے حالات و کوائف بیان فرمانے لگے تھے، آپ اپنے وصال کی کیفیت بیان کرتے اور فرمایا کرتے تھے: زبان سرکار ﷺ پر

(۱)- تذکرہ جمیل، ص: ۱۸۰

(۲)- تذکرہ جمیل، ص: ۱۸۵

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

درود وسلام اور ذکر میں مشغول ہوکر، روح قرب وصال سے چھلکتے ہوئے کیف و سرور کے جام سے محظوظ ہوگی۔آپ کا وصال مبارک ۱۷/ جمادی الاولی ۱۳۶۲ھ مطابق ۲۳/ مئی ۱۹۴۳ء دوران نماز عشاء حالت تشہد میں ہوا، نماز جنازہ تلمیذ رشید حضرت محدث پاکستان علامہ سردار احمد رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پڑھائی، لاکھوں کی تعداد میں عاشقان حجۃ الاسلام شریک جنازہ تھے۔

حضور حجۃ الاسلام اور تحفظ ختم نبوت: آپ نے منکر ختم نبوت و مدعی نبوت قادیانی اور قادیانیوں کے رد میں رسالہ ”الصارم الربانی علی اسراف القادیانی“تحریر فرمایا۔ اور اسی رسالہ میں آپ نے قادیانی اور قادیانیوں کو ضال مضل اور بددین فرمایا۔ آپ لکھتے ہیں:

” بالجملہ یہ مسئلہ قطعیہ یقینیہ عقائد اہل سنت وجماعت سے ہے، جس طرح اس کا راسًا منکر گمراہ بالیقین، یونہی اس کا بدلنے والا اور نزول عیسی بن مریم رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کو کسی زید وعمرد کے خروج ڈھالنے والا بھی ضال مضل، بددین کہ ارشادات حضور سید عالم کی دونوں نے تکذیب کی۔“(۱)

اشعار کے ذریعہ تحفظ ختم نبوت: حضور حجۃ الاسلام نے بھی نثر کے ساتھ ساتھ نظم میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کے ذکر کے ذریعہ تحفظ ختم نبوت کی کوشش فرمائی۔ چند اشعار درج ذیل ہیں:

وہ لَاثَانِی ہو تم آقا نہیں ثَانِی کوئی جس کا
اگر ہے دوسرا کوئی تو اپنا دوسرا تم ہو
ہُوَ الْاَوَّل ہُوَ الآخر ہُوَ الظَّاہر ہُوَ الْباطن
بِکُلِّ شَئٍ عَلِیْم لَوْحِ مَحْفُوظِ خُدا تم ہو

(۱)-الصارم الربانی علی اسراف القادیانی، علامہ حامد رضا خان، ص: ۴۰، رضا اکیڈمی، ممبئی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

مفتی اعظم ہند

علامہ مصطفیٰ رضا خان علیہ الرحمہ

اور تحفظِ ختمِ نبوت

محمد توصیف عطاری قادری (ثالثہ)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

مفتی اعظم ہند علامہ مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور تحفظ ختم نبوت

اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خاندان میں بہت سے علمائے کرام ہوئے، جنھوں نے دین کی خاطر اپنی پوری زندگی وقف کر دی۔ انہی علمائے کرام سے اعلی حضرت کے شہزادہ حضور مفتی اعظم ہند مفتی مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی ہیں جنھوں نے دین اسلام کی حمایت، حفاظت وصیانت میں کوئی کسر باقی نہ رکھی۔ جب جیسا موقع آیا آپ نے خدمت دین کے لیے اس راستہ کو اپنایا۔ کبھی میدان دعوت و تبلیغ کے لیے پورے ہندوستان کا دورہ کیا، کبھی تصنیف و تالیف کے ذریعہ خدمت دین کی، کبھی تقریر و خطابت سے اسلامی تعلیمات کو عام کیا۔ یہاں حضور مفتی اعظم ہند کے مختصر حالات اور تحفظ ختم نبوت کے تعلق سے ان کی خدمات پر روشنی ڈالنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

ولادت اور اسم گرامی: حضور مفتی اعظم قدس سرہ ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۱۰ھ بمطابق ۱۷ جولائی ۱۸۹۳ بروز جمعہ بوقت صبح صادق دنیا میں تشریف لائے۔ حضرت شاہ ابوالحسین احمد نوری رحمۃُ اللہ علیہ نے ''ابوالبرکات محی الدین جیلانی'' نام تجویز فرمایا، عقیقہ نامِ محمد پر ہوا جب کہ عرفی نام مصطفیٰ رضا خان رکھا گیا۔ مفتیِ اعظم ہند آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا لقب ہے۔

بیعت و خلافت: ۲۵/ جماد الثانی ۱۳۱۱ ہجری چھ ماہ تین دن کی عمر شریف میں حضرت ابو الحسین نوری رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے انگشت شہادت آل الرحمن محمد ابو برکات محی الدین جیلانی کے دہن میں مبارک میں ڈالی مفتی اعظم شیر مادر کی طرح چوسنے لگے۔ نوری میاں نے انھیں داخل کا سلسلہ فرمایا اور تمام سلاسل کی اجازت و خلافت سے سرفراز فرمایا۔

تعلیم و تربیت: حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے قران کریم اعلی حضرت سے بھی پڑھا، منجھلے اور چھوٹے چاچا کے علاوہ حامد رضا خان سے بھی پڑھا۔ اس کے بعد عربی اور فارسی انہی حضرات سے پڑھا۔ جب مدرسہ اہل سنت قائم ہوا تو وہاں کے اساتذہ سے بھی پڑھا، مولانا بشیر احمد علی گڑھ سے بھی پڑھا، مولانا ظہور الحسین فاروقی سے بھی پڑھا، جب مولانا رحم الٰہی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

مظفر نگر مدرس دوم ہو کر آئے تو ان سے خاص طور پر پڑھا۔ یہ میرے خاص اساتذہ تھے۔ جب متوسطات پڑھ چکا تو زیادہ تر اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حضوری حاصل رہتی جس سے مجھے فوائد کثیرہ حاصل ہوئے

تصنیفی خدمات: حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تمام قلمی جواہر پارے آپ کی علمیت و صلاحیت اور فقہی بصیرت وزرف نگاہی کے منہ بولتے شاہ کار ہیں۔ آپ نے اپنی مصروفیات و مشاغل کے باوجود مختلف موضوعات پر تصنیف و تالیف کا ایک بہت بڑا ذخیرہ چھوڑا ہے۔ اللہ رب العزت نے آپ کے ہاتھ میں ایسی روانی عطا فرمائی تھی کہ کتاب و سنت کے خلاف اگر کسی بھی طرف سے کسی بھی طرح کی کوئی آواز اٹھتی تو بے تابانہ تعاقب فرماتے اور بلا خوفِ ظالم و لائم احقاقِ حق و ابطالِ باطل فرماتے اپ کی تصنیفات و تعلیقات میں سے چند کے نام پیش خدمت ہے:

(۱) فتاویٰ مصطفویہ، تاریخی نام المکرمۃ النبویۃ فی الفتاوی المصطفویۃ (۱۳۲۹ھ) (۲) وقعات السنان فی حلق المسماۃ بسط البنان (۱۳۳۰ھ) (۳) ادخال السنان الی حَنکِ الحَلَقِی بسط البنان (۱۳۳۲ھ) (۴) الموت الاحمر علی کل انجنس الاکفر (۱۳۳۷ھ) (۵) طرق الہدیٰ والارشاد الی احکام الامارۃ والجہاد (۱۳۴۱ھ) (۶) تنویر الحجہ بالتواء الحجہ (۷) طرد الشیطان (عمدۃ البیان) (۸) الحجۃ الباہرہ (۹) القول العجیب فی جواز التثویب (۱۳۳۹ھ) (۱۰) مسائل سماع وغیرہ۔

درس وتدریس : مفتیِ اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۱۳۲۸ھ میں جامعہ رضویہ منظرِ اسلام میں طلبہ کو دینی تعلیم دینے کا سلسلہ شروع کیا پھر مظہر اسلام میں تدریس کا فریضہ انجام دیا لیکن دارُ الافتاء اور فتویٰ نویسی کی مصروفیات زیادہ ہونے کی وجہ سے مخصوص طلبہ کو ہی پڑھاتے تھے۔

تاریخ وصال، جنازہ اور و عمر شریف: امام احمد رضا کی آنکھوں کا تارا ہم سینوں کا سہارا ۹۱ر سال ۲۱ دن کی عمر شریف میں مختصر علالت کے بعد ۱۴ر محرم الحرام رات ایک بج کر ۴۰ منٹ پر کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جنازہ، نماز جمعہ کے بعد اسلامیہ گراؤنڈ کے وسیع میدان میں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

تین بج کر ۱۵ منٹ پر پڑھائی گئی اور تقریبا چھ بجے امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بائیں جانب مدفون ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جنازہ میں لاکھوں لوگ شریک ہوئے۔

تحفظ ختم نبوت اور حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ: حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تحفظ عقائد میں جو خدمات پیش کی ہیں وہ سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے۔

الرمح الدیانی علی راس وسواس الشیطانی: آپ علیہ الرحمہ نے ۱۳۳۱ھ میں ایک کتاب ''الرمح الدیانی علی راس وسواس الشیطانی'' لکھی۔ اس میں حضور مفتی اعظم ہند نے علم غیب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر گفتگو کی ہے اور منکرین کا رد بلیغ فرمایا ہے لیکن ساتھ ہی جگہ بہ جگہ منکر ختم نبوت و مدعیِ نبوت قادیانی کا بھی رد کیا ہے اور یہ بحثیں حسام الحرمین کو پیش نظر رکھ کر کی گئی ہیں۔ اس لیے یہ کہنا بجا ہے کہ یہ رسالہ حسام الحرمین کا نچوڑ ہے۔

تصحیح یقین بر ختم نبیین: یہ کتاب حضور مفتی اعظم ہند نے منکر ختم نبوت مرزا قادیانی کے رد میں عام فہم اور جامع انداز میں تحریر فرمایا ہے۔ اس میں آپ نے قرآن و حدیث سے لفظ خاتم النبیین کا معنیٰ و مفہوم واضح فرمایا ہے اور معترضین کے اعتراضات کا مسکت جواب بھی دیا ہے۔ ایک مقام پر لکھتے ہیں:

پہلے اس کی تمہید اٹھاؤ یعنی ختم نبوت کا انکار اور قرآن عظیم میں جو خاتم النبیین صاف فرمایا گیا ہے اس کی تاویلیں کرو۔ سب میں پہلے اس کی کوشش اسماعیل دہلوی نے کی کہ کہا: خدا تو قادر ہے کہ ایک آن میں محمد جیسے کروڑوں پیدا کر ڈالے مگر اسے ادعائے نبوت کا وقت نہ ملا۔ پھر اس کی اس ناپاک کوشش سے قاسم نانوتوی نے فائدہ اٹھانا چاہا اور تحذیر الناس اسی بارے میں تصنیف کی مگر وقت کی بات کہ وہ بھی اس کا وقت نہ پاسکا اور قبل اس کے کہ وہ دعوی نبوت کرے دنیا سے اُٹھ گیا۔ پھر ان دونوں کے کیے سے قادیانی نے فائدہ اٹھایا اور بڑے شد و مد سے دعوی نبوت و مسیحیت کیا اور ایک قادیانی ہی کیا اکثر کو ان بے ہودہ کوششوں سے اپنے ناپاک مقصد میں مدد ملی، گھر گھر نبوت کے دعوے ہونے لگے۔ مسموع ہوا کہ اب بھی کوئی احمد ا، نامی مدعی نبوت ہے، آج ہمدم ۲۸/اکتوبر ہمارے امنے ہے، اس کے مراسلات میں ایک حیدر آبادی صاحب نے ایک اور

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

مجہول منکر ختم نبوت کا بے سروپا مضمون شائع کیا ہے اور اس کے رد کی استدعا کی ہے، اول ہم تحقیق مسئلہ کریں پھر مجہول صاحب کے جنون کا علاج۔[1]

حاشیہ الاستمداد: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے ایک منظوم کتاب "الاستمداد علی اجیال الارتداد" لکھی جس میں پہلے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں ہدیہ نعت پیش کیا ہے اور پھر اٹھنے والے تمام فتنوں کے بارے میں سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے استمداد کیا گیا ہے۔ مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر حاشیہ "کشف ضلال دیوبند" کے نام سے لکھا۔ اس میں امام اہل سنت کے ایک شعر میں فرماتے ہیں:

اسرار ویت ختم نبوت   سب کو عدم میں لاتے یہ ہیں

اس پر حاشیہ لکھتے ہوئے حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لاکھوں فضائل عالیہ خاصہ عطا فرمائے کہ کسی نبی اور رسول نے نہ پائے، ازاں جملہ فوق سماوات معراج ہونا، اس زندگی میں دیدار الٰہی نہ ہوا، خاتم النبیین ہونا۔ ظاہر ہے کہ یہ فضائل فقط رسول کہنے میں نہیں آسکتے۔ ورنہ رسول تو سب ہے سبھی میں ہوتے جنہیں اللہ تبارک و تعالیٰ نے نئی شریعت دے کر بھیجا۔ اگر صرف رسولوں کو یہ شرف ملتا تو سارے کے سارے انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کو اللہ تبارک و تعالیٰ کا دیدار ہوا ہوتا۔

لیکن امام ابو الوہابیہ کے نزدیک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو جتنی خوبیاں جتنے کمال ہیں، سب رسول کہہ دینے میں آجاتے ہیں۔ صاف کہہ دیا کہ حضور میں کوئی خوبی کوئی کمال ایسا نہیں جو سب رسولوں میں نہ ہو، یہ معراج جو دیدار و ختم نبوت، شفاعت کبریٰ و افضلیت مطلقہ وغیرہا تمام خصائص حضور سے صریح انکار کیا، یہ کھلا کفر ہے۔[2]

(۱)۔ مجموعہ رسائل مفتی اعظم، ج:۴، ص:۱۹۳

(۲)۔ مصدر سابق، ج:۱، ص:۵۰

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

سامان بخشش اور تحفظ ختم نبوت: حضور مفتی اعظم ہند نے بذریعہ اشعار بھی تحفظ ختم نبوت کا فریضہ انجام دیا۔ آپ کے نعتیہ مجموعہ سے چند مثالیں دیکھیے:

تم ہو فتح باب نبوت تم سے ختم دور رسالت
ان کی پچھلی فضیلت والے صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم
صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم

تمہیں سے فتح فرمائی تم ہی پر ختم فرمائی
رسل کی ابتدا تم ہو، نبی کی انتہا تم
تمھارے بعد پیدا ہو نبی کوئی نہیں ممکن
نبوت ختم ہے تم پر کہ ختم الانبیاء تم ہو

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

حکیم الاسلام

علامہ حسنین رضا خان علیہ الرحمۃ

اور تحفظِ ختمِ نبوت

محمد مشرف عطاری (ثالثہ)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

حکیم الاسلام علامہ حسنین رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور تحفظ ختم نبوت

تاریخِ ولادت: حضرت مولانا حسنین رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۳۱۰ھ/۲۱۸۹ء کو بریلی شریف میں استاذ زمن علامہ حسن رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے بھتیجے، داماد اور خلیفہ تھے۔

تحصیلِ علم: حضرت مولانا حسنین رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضور مفتی اعظم ہند شاہ محمد مصطفےٰ رضا خان سے صرف چھ ماہ بڑے تھے اور علوم دینیہ کی تحصیل میں دونوں عم زاد ہم سبق رہے ہیں۔ رسم بسم اللہ خوانی کے بعد گھر ہی میں حصولِ تعلیم میں مصروف و مشغول ہوئے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے فرزند اصغر مفتی اعظم کو پڑھانے کے ساتھ مولانا حضرت حسنین رضا کو بھی پڑھانا شروع کردیا، اور جب دونوں کی عمریں بارہ برس ہوگئیں، تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۱۳۲۲ھ/۱۹۰۴ء میں دارالعلوم منظر اسلام قائم فرمایا، تو اس دارالعلوم میں ان دونوں کے ساتھ ساتھ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے تین تلامذہ ملک العلماء حضرت علامہ ظفرالدین بہاری اور مولانا عبدالرشید عظیم آبادی اور مولانا نواب مرزا، پانچوں تلامذہ سے دارالعلوم منظر اسلام کا آغاز ہوا۔ جامعہ رضویہ منظر اسلام کے طلباء کی استعداد و قابلیت علیٰ وجہ البصیرت نہایت ارفع و اعلیٰ ہوا کرتی تھیں۔ خانوادۂ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دو طالب علم حضرت مفتیِ اعظم ہند جب کہ دوسرے شہزادے مولانا حسنین رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ ان دونوں کے امتحان کے حوالے سے ممتحن کی رائے بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ عید الاسلام علامہ عبد السلام جبل پوری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

”طلباء نے امتحان بہت عمدہ و اعلیٰ درجہ کا دیا، کل نظم و نسق مدرسہ اور طرز تعلیم و طریقۂ درس و تدریس نہایت فائق و شائستہ ہے۔ اور مدرسین طلباء ہر طرح پر قابل آفرین و تحسین ہیں۔ فارسی کتب درسیہ اور ہدایۃ النحو، کافیہ، شرح جامی، ایساغوجی، شرح تہذیب، قطبی، ملا حسن، حمد اللہ، شرح وقایہ، ہدایہ، نورالانوار، شفاء شریف وغیرہا کتب زیر درس میں جو مقام طلباء کے سامنے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

امتحاناً پیش کیے گئے۔ عبارتیں صحیح پڑھ کر مقاصد کتاب و مطالب عبارات کو بعض طلباء نے معًا بعض نے تاملاً معقول طور پر اچھی طرح بیان کیا خصوصًا میاں مولوی مصطفیٰ رضا خاں اور میاں مولوی حسنین رضا خاں نے جس عمدگی اور خوبی اور خوش اسلوبی کے ساتھ نہایت بلند مرتبہ کا شاید وباید محققانہ امتحان دیا۔ حق تو یہ ہے کہ وہ انھیں کا حصہ تھا۔ بارك الله فی علمهما وفهمهما۔ اتنی قلیل مدت میں اس مدرسہ کا ایسا نمایاں عالی مفاد اور طلباء کا کافی استعداد آپ ہی اپنا نظیر اور روشن دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ خیر و برکت اور روز افزوں ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔"(۱)

حضرت علامہ حسنین رضا خاں صاحب نے معقولات کی چند کتب، مناظر اہل سنت حضرت علامہ ہدایت رسول صاحب رام پوری سے بھی رام پور جاکر پڑھیں۔ نیز قطب الارشاد حضرت علامہ مفتی ارشاد حسین رام پوری کے درس میں بھی شریک ہوکر مستفاد ہوئے۔

اجازت و خلافت: آپ سلسلہ عالیہ قادریہ میں شیخ المسلمین حضرت شاہ سید ابوالحسین احمد نوری مارہروی قدس سرہ سے بیعت تھے۔ اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ نے چاروں سلاسل طریقت اور احادیث مبارکہ کی اجازت سے نوازا تھا۔(۲)

درس و تدریس: فارغ التحصیل ہونے کے بعد مولانا حسنین رضا خاں اپنے مادر علمی دار العلوم منظر اسلام میں مسند درس و تدریس کو زینت بخشی۔ اور تقریبًا دس سال تک طالبان علوم دینیہ کو فیضیاب فرماتے رہے۔ آپ سے اکتساب علم کرنے والوں میں اپنے دور کے نامور علماء مشائخ اور مناظر ہیں۔

صحافتی خدمات اور ماہ نامہ الرضا کا اجراء: حضرت مولانا حسنین رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے درس و تدریس کے زمانہ ہی میں صحافتی خدمات بھی انجام دیں۔ چناں چہ اسی دوران آپ نے ماہنامہ الرضا بریلی کا اجرا کیا۔ یہ ماہوار جریدہ بہت معروف ہوا۔ امام احمد رضا قدس سرہ کی حیات میں اس کے متعدّد شمارے شائع ہوئے۔ جغرافیائے ہند کے بلاد وامصار میں بذریعہ ڈاک بھیجا جاتا تھا۔ در

(۱)-علامہ حسنین رضا خان حیات و خدمات، ص:۲۸

(۲)-مولانا حسنین رضا خان حیات اور خدمات، ص:۴۱

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

حقیقت اس زمانے میں اس کی سخت ضرورت بھی تھی۔ لیکن تدریسی خدمات کی وجہ سے ماہنامہ الرضا کے لئے جتنے وقت کی ضرورت ہوتی تھی۔ آپ اس کو نہیں دے پاتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ ماہ نامہ کو وقت پر آنے میں تاخیر ہو جاتی تھی۔ ماہنامہ الرضا کی اشاعت کی خاطر آپ نے دارالعلوم کی تدریسی خدمات سے اپنے آپ کو مستعفی کر لیا۔ اور وقت اب صرف ماہنامہ الرضا و حسنی پریس اور دیگر اشاعت کتب میں صرف کرنے کا عزم مصمم کر لیا۔ اور بھرپوری توجہ اس میں لگادی۔ [1]

تصانیف: آپ کی یادگار قلمی کاوشیں درج ذیل ہیں:

(۱) دشت کربلا (۲) نظام شریعت (۳) اسباب زوال (۴) سیرت اعلیٰ حضرت (۵) وصایا شریف (۶) غیر مطبوعہ نعتیہ دیوان

تحفظ ختم نبوت میں آپ کا کردار: آپ نے عقیدہ ختم نبوت کی تفہیم اور منکر ختم نبوت کی تکفیر پر مشتمل کتاب کے ترجمہ نگاری اور فتنہ قادیانیت کی بیخ کنی کی تحریک میں علمائے اہل سنت کے ساتھ کارنامہ انجام دیا۔

تحریک رد قادیانیت میں شرکت: تحریک کے متعلق علامہ حسنین رضا حیات و خدمات میں ہے:

تحریک وہابیت کی نوزائیدہ فتنے مثلاً دیوبندیت، نیچریت، قادیانیت، غیر مقلدیت وغیرہ اٹھنے والے فتنوں کے سد باب کے لیے شہزادگان امام احمد رضا بریلوی حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان، مفتی اعظم مولانا مصطفی رضا خان دیگر علمائے کرام کے ہمراہ فاضل بریلوی کا دست راست بن کر کام کرتے رہے۔ [2]

منکر ختم نبوت کی تکفیر پر مشتمل کتاب کا ترجمہ: آپ باطل فرقوں کے صندوق میں آخری کیل کی حیثیت رکھنے والی علمائے حرمین کی تقاریظ پر مشتمل کتاب ''حسام الحرمین'' کا اردو ترجمہ کیا۔ جس سے پہلے عربی داں ہی مستفید ہوتے تھے لیکن آپ نے اردو میں ترجمہ کر کے اس کتاب اور اس میں بیان کردہ عقائد حقہ سے اردو داں طبقہ کے استفادہ کا سامان بھی فراہم کر دیا۔

(۱)-تجلیات رضا کا صدر العلماء نمبر، ص:۷۹

(۲)-علامہ حسنین رضا خان حیات و خدمات، ص:۳۳

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

مفتی الاسلام

علامہ تقدس علی خان علیہ الرحمہ

اور تحفظِ ختمِ نبوت

محمد معراج احمد (ثالثہ)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

مفتی تقدس علی خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور تحفظ ختم نبوت

جس طرح ایک جسم کو باقی رکھنے کے لیے روح کا ہونا ضروری ہے عین اسی طرح ایک مومن کو اپنے ایمان پر قائم رہنے کے لیے اعتقاد ختم نبوت کا رکھنا اس سے بھی زیادہ ضروری ہے، کیوں کہ عقیدہ ختم نبوت یہ ایمان تک پہنچنے کی سیڑھی ہے اور کوئی شخص اس سیڑھی کو ترک کر کے ایمان تک پہنچنے کا دعوی کرے تو اس کا یہ دعوی باطل و مردود اور جہنم میں لے جانے کا سامان ہے۔ مختلف زمانوں میں فتنہ کاروں نے جھوٹے مدعیانِ نبوت، نبوت کا دعوی کرتا رہا اور علمائے حق اہل سنت جم کر ان کی مذمت کرتے رہیں اور ان کے فتنہ بھرے سر کو خاک میں ملاتے رہے اور ان کو مختلف دلائل کی روشنی میں ان کا کافر و مرتد اور بدترین و جھوٹا ہونا ثابت کیا۔

انہی میں سے ایک عظیم شخصیت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ ہیں جن کا اس میں ایک اہم اور کلیدی کردار رہا اور ان کے خاندان میں ایک سے بڑھ کر ایک علامہ تشریف لائے جو تحفظ ختم نبوت کے لیے ہر طرح سے میدان میں آکر ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والوں کی سرکوبی کی، خواہ تحریری طور پر ہو یا تقریری طور پر، درسی ہو یا تدریسی، نظمی ہو یا نثری طور پر ہر انداز میں حفاظت کیا۔ ذیل میں ان میں سے صرف ایک شخصیت کے تحفظ ختم نبوت پر کی ہوئی کوشش کا تذکرہ کرتے ہیں جن کا اسم مبارک مفتی تقدس علی خان ہیں۔

ولادت: مفتی تقدس علی خان صاحب کی ولادت رجب المرجب ۱۳۲۵ھ /اگست ۱۹۰۷ء کو آستانہ عالیہ قادریہ رضویہ محلہ سوداگران بریلی شریف (یوپی، ہند) میں ہوئی، شہنشاہِ سخن حضرت مولانا حسن رضا خان صاحب نے آپ کا تاریخی نام "تقدس علی خان" رکھا۔ آپ اپنے بھائیوں میں سب سے بڑے تھے۔

تعلیم وتربیت: آپ نے پانچ سال کی عمر میں ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء کو ناظرہ قرآن مکمل کیا۔ ابتدائی کتب درسِ نظامی دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف کے مدرس حضرت مولانا محمد خلیل الرحمٰن بہاری سے پڑھیں۔ درسِ نظامی کی متوسط کتب صاحب زادۂ شہنشاہِ سخن اور داماد و خلیفۂ اعلیٰ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

حضرت علامہ حسنین رضا خان اور مولانا عبد المنان خان شہباز گڑھی سے پڑھیں۔ شرح جامی کا خطبہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان صاحب سے پڑھنے کی سعادت پائی۔ خود مفتی تقدس علی خان صاحب فرماتے ہیں:

"میری عمر ۱۲ یا ۱۳ سال کی تھی، جب میں نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے شرح جامی کا درس لیا۔"

آپ کے منتہی کتب کے اساتذہ صدر المدرسین علامہ ظہور الحسین رامپوری اور ان کے وصال کے بعد ان کے صاحب زادے علامہ نور الحسین رامپوری رہے۔ مفتی تقدس علی خان صاحب نے دورۂ حدیث حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان سے کیا، انھیں سے رد المحتار کا مقدمہ پڑھا اور فتاویٰ نویسی کی مشق بھی کرتے رہے۔ آپ کی صلاحیت، اطاعت، حجۃ الاسلام سے محبت اور حجۃ الاسلام کی شفقت و کرم نوازی کا نتیجہ یہ سامنے آیا کہ زمانہ طالب علمی میں ہی آپ حجۃ الاسلام کے نائب مشہور ہو گئے۔ آپ سفر و حضر میں حجۃ الاسلام کے رفیق و خادم اور اعزا میں سب سے قریب تھے۔ ۱۳۴۵ھ / ۱۹۲۷ء کو تقریباً بیس سال کی عمر میں آپ نے دار العلوم منظر اسلام بریلی سے درسِ نظامی سے فارغ التحصیل ہو کر سندِ فراغت حاصل کی۔

بیعت و خلافت: مفتی تقدس علی خان سات سال کی عمر میں ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۴ء کو اعلیٰ حضرت سے سلسلہ قادریہ رضویہ میں بیعت ہوئے، چناں چہ آپ اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:

مجھے اعلیٰ حضرت قبلہ سے ۱۳۳۲ھ میں ارادت حاصل ہوئی۔ ان کا دستخط شدہ شجرہ میرے پاس محفوظ ہے۔ بعد میں شرح جامی کا خطبہ پڑھ کر شرفِ تلمذ بھی حاصل کیا۔ نیز مفتیِ اعظم ہند مفتی محمد مصطفیٰ رضا خان نے بھی آپ کو خلافت سے نوازا، اسی محبت و عقیدت کی بناء پر مفتی تقدس علی رضوی صاحب نے مکاشفۃ القلوب مترجم کا انتساب مفتیِ اعظم کے نام کیا۔

مفتی صاحب کی تصنیفی خدمات: مفتی تقدس علی خان صاحب کی زیادہ توجہ درس و تدریس کی جانب تھی اس کے باوجود آپ نے تصوف کی اہم کتاب مکاشفۃ القلوب کا با محاورہ اور سہل ترجمہ کیا، جسے دیگر کئی مطابع نے بھی اسے شائع کیا ہے لیکن دعوتِ اسلامی کے ادارۂ تصنیف و تالیف

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کراچی نے تخریج اور حواشی کے ساتھ جمادی الاخریٰ ۱۴۳۶ھ/اپریل ۲۰۱۵ء کو خوبصورت انداز، بہترین کاغذ اور اعلیٰ میعار کی پرنٹنگ کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس کے علاوہ آپ کی بعض تصانیف ہندوستان میں رہ گئیں یا ضائع ہو گئیں۔

تدریسی خدمات: فراغت کے بعد آپ نے دارالعلوم منظر اسلام میں تدریس کا آغاز کیا جب کہ نائب مہتمم کے عہدے پر تو آپ زمانہ طالبِ علمی میں ہی فائز ہو گئے تھے۔ تقریباً پچیس سال پر محیط یہ دورِ تدریس و نظامت غالباً محرم الحرام ۱۳۷۱ھ/اکتوبر ۱۹۵۱ء کو فیملی سمیت آپ کے پاکستان ہجرت فرمانے پر اختتام پذیر ہوا۔ بعد ہجرت کراچی میں کچھ قیام کیا اس کے بعد مفتی تقدس علی خان صاحب نے تخمیناً ربیع الاخر ۱۳۷۱ھ/جنوری ۱۹۵۲ء کو اپنی فیملی کے ساتھ پیر جو گوٹھ کا سفر کیا اور وہاں مقیم ہو گئے۔ یہاں آپ نے مدرسہ قادریہ قائم فرمایا اور خدمت تدریس سے لوگوں کو بہرہ ور کرنے لگے اور جب ۱۰ شعبان ۱۳۷۱ھ/۵ مئی ۱۹۵۲ء کو درگاہ قادریہ راشدیہ پیر جو گوٹھ میں جامعہ راشدیہ کا افتتاح ہوا تو مدرسہ قادریہ کو جامعہ راشدیہ میں منتقل کر دیا جہاں آپ نے ۳۷ سال تدریس کے فرائض سرانجام دیے اور ایک عالَم کو علم دین سے سیراب فرمایا۔

وطنی خدمات: مفتی تقدس علی خان صاحب ۱۳۹۰ھ/۱۹۶۰ء میں ہونے والے بنیادی جمہوریت کے انتخابات میں کامیاب ہوئے اور چھ سال تک یونین کمیٹی کے چیئرمین رہ کر قوم و وطن کی خدمت کی۔

وفات و مدفن: ۳/رجب ۱۴۰۸ھ/۲۲ فروری ۱۹۸۸ء کو آپ کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی، اس لیے بغرض علاج کراچی تشریف لے آئے، اپنی ہمشیرہ کے گھر نرسری میں قیام فرمایا، حاجی شفیع محمد حامدی، حاجی حنیف اللہ والا اور حاجی عبدالغفار پردیسی صاحب آپ کو سول ہسپتال لے گئے، آپ کو اسٹریچر پر لٹا کر دل وارڈ میں منتقل کر دیا گیا، آپ نے چوتھے کلمے کا ورد شروع کر دیا اور قریب موجود احباب کو بھی پڑھنے کا فرمایا، مسلسل یہ ورد جاری رہا، پھر آپ کی سانس اکھڑنے لگی، دوپہر پونے بارہ بجے آپ کو آبِ زم زم اور کھجور دی گئی، بارہ بجے آپ کے خادم و شاگرد حافظ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

امتیاز صاحب نے سورۂ یسین کی تلاوت شروع کی، ۱۲ بج کر ۱۰ منٹ پر جیسے ہی سورہ یسین شریف مکمل ہوئی آپ کا وصال ہو گیا۔ صبح دس بجے استاذ العلما مفتی محمد رحیم کھوسہ سکندری صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین پیر جو گوٹھ قبرستان میں اپنے والد، بیٹے اور بیٹیوں کی قبور سے متّصل کی گئی، ہر سال ۳ر رجب کو آپ کا عرس ہوتا ہے۔

تحفظ ختم نبوت اور آپ کا کردار و عمل: عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں ہی ایسے بدبخت سامنے آیا تھا جس نے خود کو نبی ہونے کا دعوی کیا تو نبی علیہ السلام نے قتل کا حکم دیا۔ دعویٰ نبوت کا یہ سلسلہ دراز ہوا اور سن ۱۹ ویں صدی کے اخری سالوں میں قادیان ضلع گوردہ سپور ہند کے رہنے والے کذاب مرزا غلام احمد قادیانی نے نبی ہونے کا اعلان کیا اپنی نبوت ثابت کرنے کے لیے خاتم النبیین کے معنی و تشریح اپنی مرضی کے مطابق کیے اور نبی ہونے کا دعوے کیے اور اسی کے پھیلائے ہوئے غلاظت پاکستان میں بڑی تیزی سے پھیلنا شروع ہوا جس کی سرکوبی کے لیے وقتاً فوقتاً علمائے اہل سنت و جماعت کوشاں رہے۔ علامہ تقدس علی خان نے بھی منکر ختم نبوت کی بیخ کنی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

فتویٰ تکفیر منکر ختم نبوت کی تصدیق: بعض شیاطین دیوبندیہ جب حسام الحرمین شریف کا کوئی جواب نہیں لا سکے تو یوں مکر و فریب کر کے عوام کو دھوکے دیے کہ حرمین شریفین کے علماء اردو زبان سے ناواقف تھے ان کے سامنے دیوبندی مولویوں کی عبارتوں کے غلط ترجمے عربی میں پیش کیے گئے۔ مزید کہتے ہیں کہ انھوں نے ہماری اصل اردو زبان نہیں سمجھی اور کفر کے فتوے دے دیے۔ حالاں کہ یہ بالکل جھوٹ اور غلط بات ہے کوئی دیوبندی قیامت تک نہیں بتا سکتا کہ عربی ترجمہ میں کون سا لفظ غلط ہے۔

انھیں کی رد میں کثیر علمائے اہل سنت و جماعت نے متفق اللفظ و یک زبان ہو کر کتاب مستطاب ''حسام الحرمین شریف'' کی تصدیق و توثیق و تصحیح اور طوائف قادیانیہ وہ دیوبندیہ وہابیہ وہ قاسمیہ وہ گنگوہیہ و تھانویہ وانبیٹھیہ کی تذلیل و تکفیر و تفضیح و تقبیح فرمائی ہے۔ جامعہ رضویہ منظر اسلام اہل سنت و جماعت بریلی شریف کے علماء نے بھی فتویٰ جاری فرمایا جس میں پہلا رد مرزا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

غلام احمد قادیانی کا ہے۔ جامعہ رضویہ منظر اسلام کے جاری کیے ہوئے فتوے کی عبارت کچھ اس طرح ہے:

کتاب لاجواب حسام الحرمین الشریفین کے سب احکام بے شک حق وصواب ہیں، بے شبہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے کثیر کفریات واضحہ قبیحہ کے سبب کافر ہے اور یقیناً ایسا کہ اس کے کافرو مستحق عذاب ہونے میں ادنیٰ شک، ذرا تامل، کچھ تردد تھوڑا سا شبہ کرنے والا بھی اس کی طرح کافر کہ جس طرح ایمان کو ایمان جاننا لازم ہے۔ یوں ہی کفر کو کفر ماننا۔ جو کفر کو کفر نہ جانے گا وہ ایمان کی قدر کیا جانے گا۔ قادیانی اس لیے کافر ہے کہ اس نے ختم نبوت کا انکار کیا اور انکار ختم نبوت، قرآن کا انکار ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ آدمی کچھ کافر ہو کچھ مسلمان۔ اگر سارے قرآن پر دعوی ایمان رکھتا ہو اور ایک کلمہ کی قرآنیت سے منکر ہو۔ وہ سب کا منکر اور کھلا کافر ہے۔

اس فتویٰ کی تصدیق علامہ تقدس علی خان نے ان الفاظ میں تصدیق فرمائی:

لقد اجاب المجیب و افاده.

تحریک ختم نبوت میں شرکت: مفتی تقدس علی خان نے تحفظ ختم نبوت کے لیے ہجرت پاکستان کے بعد "تحریک ختم نبوت" میں شریک رہے اور نہ صرف شریک تحریک رہے بلکہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کی خوب جدوجہد کی۔ مفتی اعظم اور ان کے خلفاء میں ہے:

مفتی صاحب پاکستان تشریف لانے کے بعد تحریک ختم نبوت میں علمائے اہل سنت کے شانہ بشانہ کام کیا۔[۱]

اور جدوجہد اور کوشش و محنت کا یہ عالم رہا کہ جب شرکائے تحریک ختم نبوت کو گرفتار کیا گیا تو ان میں مفتی صاحب بھی گرفتار ہوئے۔ چناں چہ سید صابر حسین شاہ بخاری تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے گرفتار ہونے والے علمائے کرام کی فہرست میں ۵۰ ویں نمبر پر مفتی صاحب کا اسم گرامی یوں لکھتے ہیں:

مولانا مفتی تقدس علی خان بریلوی (م ۱۴۰۸ء/۱۹۸۸ء)۔[۲]

---

(۱)- مفتیِ اعظم ہند اور اُن کے رفقاء، ص: ۲۷۰

(۲)- تحفظ ختم نبوت حقائق کے اجالے میں، ص: ۵۱

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

مفتی الاسلام

علامہ اعجاز ولی خان علیہ الرحمہ

اور تحفظِ ختم نبوت

محمد شہید حسین عطاری (ثالثہ)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

مفتی اعجاز ولی خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور تحفظ ختم نبوت

خاندان اعلی حضرت کو اللہ تعالیٰ نے خدمت دین کے لیے منتخب فرما لیا ہے۔ امام العلماء علامہ رضا علی خان علیہ الرحمہ سے اب تک اس خان میں علمائے کرام کی ایک تعداد نے خدمت دین کر کے دین اسلام کی دعوت و تبلیغ و اس کی حفاظت و صیانت کا کام کیا ہے۔ انہی میں ایک شخصیت مفتی اعجاز ولی خاں علیہ الرحمہ کی ہے۔ آپکی خدمات کا دائرہ وسیع ہے اس لیے راقم یہاں صرف تحفظ ختم نبوت کے حوالے سے آپ کی خدمات پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے لیکن مناسب ہے کہ شخصیت کی خدمات سے قبل شخصیت کے بارے میں اختصار سے کچھ معلومات بھی رقم کر دی جائیں۔

تاریخ ولادت: مفتی صاحب ۱۱/ ربیع الآخر ۱۳۳۲ھ مطابق ۲۰/ مارچ ۱۹۱۴ء میں بریلی شریف میں پیدا ہوئے۔ عقیقہ کی تقریب میں آپ کا نام محمد رکھا گیا، اعجاز ولی خان عرف قرار پایا۔ آپ اپنا نام اس طرح لکھا کرتے تھے: فقیر قادری محمد اعجاز الرضوی عفی عنہ۔

تحصیل علم دین و تربیت: ۲۵ شعبان المعظم ۱۳۳۶ھ مطابق ۵ جون ۱۹۱۸ء کو رسم بسم اللہ میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے بسم اللہ شریف پڑھا کر باقاعدہ تعلیم کا آغاز فرمایا، قرآن مجید آپ نے حافظ عبد الکریم قادری صاحب سے پڑھنے کی سعادت حاصل کی، حفظ القرآن کی تکمیل حافظ عبد القادر بریلوی صاحب سے کی۔ مفتی اعجاز ولی خان صاحب کو بچپن کے تقریباً آٹھ سال تک اعلیٰ حضرت کی قربت حاصل رہی۔ مفتی اعجاز ولی خان صاحب جب کچھ بڑے ہوئے تو دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف میں داخلہ لے لیا، ابتداً تا متوسطات کتب درس نظامیہ اپنے بڑے بھائی مفتی تقدس علی خان، حضرت مولانا مختار احمد سلطان پوری ثم بریلوی اور حکیم الاسلام مفتی محمد حسنین رضا خان بریلوی سے پڑھیں، شرح جامی مفتی اعظم ہند محمد مصطفی رضا خان صاحب اور تفسیر جلالین اپنے ماموں زاد بھائی مولانا سردار علی خان عزو میاں بریلوی ثم ملتانی سے پڑھی۔ درسیات کی تکمیل کے لیے صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی کے پاس مدرسہ عربیہ حافظیہ سعیدیہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

دادوں ضلع علی گڑھ ، یوپی ہند میں میں تخمیناً محرم ۱۳۵۶ھ مطابق مارچ ۱۹۳۷ء کو حاضر ہوئے ، شعبان ۱۳۵۶ھ مطابق اکتوبر ۱۹۳۷ء کو سندِ تکمیل و سند حدیث حاصل کی۔ یہاں آپ کو صدر الشریعہ کے شاگرد حضرت مولانا حافظ قاری غلام محی الدین رضوی شیری صاحب سے شرفِ تلمذ حاصل ہوا۔

مدرسہ عربیہ حافظیہ سعیدیہ دادوں سے فارغ التحصیل ہو کر بریلی شریف آئے تو مفتی اعظم ہند مفتی محمد مصطفی رضا خان صاحب سے سند حدیث کی درخواست پیش کی ، مفتی اعظم ہند آپ کو ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۹۳۷ھ کو سند حدیث عطا فرمائی ،بعد ازاں حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان صاحب نے تقریباً ۸ ذوالحجہ ۱۳۵۶ھ مطابق ۹ فروری ۱۹۳۸ء کو سند حدیث عطا فرمائی ،اسی عرصے میں الہ آباد یونیورسٹی میں فاضل دینیات کا امتحان دیا اور کامیاب ہونے پر فاضل دینیات کی ڈگری حاصل کی۔

بیعت و خلافت: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان صاحب نے آپ کو رسم بسم اللہ کے موقعہ پر ۲۵ شعبان ۱۳۳۶ھ مطابق ۵ جون ۱۹۱۸ء کو سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل فرمایا، حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان صاحب نے آپ کو ۸ ذوالحجہ ۱۳۵۶ھ مطابق ۹ فروری ۱۹۳۸ء کو سلسلہ قادریہ رضویہ حامدیہ کی خلافت عطا فرمائی ۔ ۷ رجب ۱۳۸۳ھ مطابق ۲۴ نومبر ۱۹۶۳ء کو سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز سید حسن سنجری کے دربار گہربار میں مفتی اعظم ہند علامہ محمد مصطفی رضا خان نوری صاحب نے آپ کو سلسلہ قادریہ رضویہ نوریہ کی خلافت عطا فرمائی۔ نیز آپ نے شیخ الاسلام حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی (۴۱) رحمۃ اللہ علیہ سے سلسلہ چشتیہ نظامیہ میں خلافت کا شرف حاصل کیا۔

درس و تدریس: مفتی اعجاز ولی خان بہترین مدرس تھے آپ نے تدریسی دنیا میں بڑا نام پیدا کیا۔ بریلی شریف، جھنگ، جہلم، لاہور میں کتب معقول و منقول کی تدریس میں بڑی شہرت حاصل کی۔ ہندوستان و پاکستان میں آپ کی تدریسی زندگی کا خلاصہ ملاحظہ کیجیے:

آپ نے تخمیناً ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۹۳۸ء تا ۱۳۶۲ھ مطابق ۱۹۴۳ء تک تقریباً چار سال این بی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

ہائی اسکول بریلی شریف میں ٹیچنگ کی ۔ اس کے بعد دارالعلوم مظہراسلام بریلی شریف اوردارالعلوم منظراسلام بریلی شریف میں معقولات کی تدریس میں دوسال مدرس رہے ۔اس کے ساتھ مفتی اعظم ہند کی سرپرستی میں رضوی دارالافتاء بریلی شریف میں فتاویٰ نویسی کرنے لگے۔ (غالباشوال)۱۳۶۴ھ مطابق (ستمبر)۱۹۴۵ءکوآپ مدرسہ منہاج العلوم پانی پت تشریف لے گئے وہاں آپ نے ایک سال فرائض تدریس سرانجام دینے کے بعدآپ دارالعلوم منظر اسلام واپس تشریف لے آئے اور پڑھانے کا سلسلہ دوبارہ شروع کردیا۔

ہجرتِ پاکستان سے قبل آپ نے تقریبا دس سال ہند میں تدریسی خدمت انجام دی اور ہجرت پاکستان کے بعد پاکستان کے مختلف شہروں میں آپ نے درج ذیل درس و تدریس کا کام کیا:

۶صفر۱۳۶۷ھ مطابق ۲۰دسمبر۱۹۴۷ءآپ نے پاکستان ہجرت کی اور جامعہ محمدی شریف بھوانہ (ضلع چنیوٹ، پنجاب) میں تدریس کا آغاز کیا، ۱۳۷۰ھ مطابق ۱۹۵۱ء تک آپ یہاں رہے ،بطور مدرس ونائب شیخ الحدیث آپ نے وہاں تین چار سال پڑھایا۔آپ کے ایام تدریس میں وہاں فاضل عربی اور دورۂ حدیث کا آغاز ہوا۔ پھرآپ نے ۱۳۷۰ھ مطابق ۱۹۵۱ء تا۱۳۷۳ھ مطابق ۱۹۵۴ءکے درمیانی مدت میں دارالعلوم اہل سنت وجماعت جہلم میں تدریس فرمائی ۔ شوال ۱۳۷۳ھ مطابق جون ۱۹۵۴ء میں آپ جامعہ نعیمیہ لاہور میں بطور شیخ الحدیث و الفقہ تشریف لے آئے ،تقریبا چھ سال بحسن وخوبی یہ ذمہ داری نبھاتے رہے۔اسی دوران آپ نے ۱۳۷۳ھ مطابق ۱۹۵۴ء میں حضرت داتا گنج بخش سید علی ہجویری کے دربار گہربار کے قریب جامعہ گنج بخش قائم فرمایا،اس جامعہ کے قیام میں حضرت سید محمد معصوم شاہ مالک نوری کتب خانہ نے دل کھول کرامدادی۔ حضرت مفتی اعجازولی خاں رضوی رحمۃ اللہ علیہ صبح کو داتاصاحب کی مسجد میں درسِ قرآن دیتے اور جامعہ گنج بخش کے طلبہ کوپڑھاتے۔ اس مدرسہ نے آہستہ آہستہ اپنا نام پیداکرلیا۔ ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۹۵۶ء میں مرکزی جامع مسجد محلہ اسلام پورہ لاہور میں خطیب مقرر ہوئے ،وہاں آپ نے مدرسہ حامدیہ رضویہ کی بنیادرکھی ،اسے مدرسے اور جامعہ گنج

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

بخش کے مہتمم آپ خود تھے۔ ۱۳۷۹ھ مطابق ۱۹۶۰ء میں انتظامیہ کے اصرار پر آپ اہل سنت کے قدیم دارالعلوم جامعہ نعمانیہ لاہور میں شیخ الحدیث مقرر ہوئے، آپ نے یہاں تیرہ سال پڑھایا۔

تصنیفی خدمات: آپ علی رحمۃ اللہ علیہ نے تصنیف خدمات کے ذریعہ بھی دین کی بہت سی خدمات سرانجام دیے کچھ خدمات درج ذیل ہے:

(۱) تنویرالقرآن علیٰ کنزالایمان (۲) تکمیل الحسنات، (۳) سلوک المختار ترجمہ کشف الاسرار، (۴) ترجمہ مکتوبات شیخ عبدالحق محدث دہلوی، (۵) قانونِ میراث (۶) تسہیل الواضح خلاصہ النحو الواضح۔[۱]

تحفظ ختم نبوت میں آپ کا حصہ: تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ ایک عظیم تحریک ثابت ہوئی جس میں مسلمانوں کو کامیابی ملی کہ قادیونیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا لیکن یہ کام یوں ہی نہیں ہو گیا بلکہ اس میں علمائے کرام اور عوام کی قربانیاں شامل ہیں۔ علامہ اعجاز ولی خان نے بھی اس تحریک میں شرکت کی اور ہر ممکن خدمت انجام دی جس کے پاداش میں آپ کو سلاخوں کے پیچھے قید و بند کی صعوبتیں بھی اٹھانی پڑیں۔ رکن شوریٰ مولانا شاہد مدنی لکھتے ہیں:

آپ نے ۱۹۵۳ء میں ہونے والی تحریکِ ختمِ نبوت میں بھرپور حصہ لیا، جس کی وجہ سے (غالبا جمادی الاخریٰ ۱۳۷۲ھ مطابق مارچ ۱۹۵۳ء سے) تقریبا ساڑھے تین ماہ سیفٹی ایکٹ کے تحت نظر بند رہے۔[۲]

شرف ملت علامہ عبدالحکیم شریف قادری لکھتے ہیں:

۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت میں حصہ لینے کی بنا پر ایک سو (۱۰۰) دن (Day) سیفٹی ایکٹ کے تحت نظر بند رہے۔[۳]

---

(۱)-تذکرۂ اکابرین اہل سنت، ص:۶۵

(۲)-تذکرہ مفتی اعجاز ولی خان، ص:۹

(۳)-تذکرہ اکابرین اہل سنت، ص:۶۵

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

سید صابر حسین شاہ بخاری نے مذکورہ تحریک میں شریک ہونے والے علمائے اہل سنت آپ کا نام نامی ۲۴ویں نمبر پر یوں درج کیا ہے:

مولانا مفتی اعجاز ولی خان رضوی علیہ الرحمہ (م ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۳ء)[1]

وفات و تدفین: شوال المکرم ۱۳۹۳ھ مطابق نومبر ۱۹۷۳ء کو آپ بیمار ہوگئے، آپ کو لاہور کے میو ہسپتال میں داخل کروادیا گیا، علاج شروع ہوا مگر مرض بڑھتا گیا، دوا کی مگر افاقہ نہ ہوا اور مفتی صاحب اسی بیماری میں ۲۴ شوال ۱۳۹۳ھ/۲۰ نومبر ۱۹۷۳ء کو میو ہسپتال لاہور میں رات اڑھائی بجے وِصال فرما گئے، نماز جنازہ مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ سید ابوالبرکات احمد قادری صاحب نے پڑھائی۔ تقریباً پچاس ہزار افراد نے آپ کے جنازے میں شرکت کی۔ آپ کی خواہش کے مطابق میانی قبرستان لاہور میں دفن کیا گیا۔

---

(۱)۔ تحفظ ختم نبوت حقائق کے اجالے میں، ص:۴۹

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

مفسرِ اعظم ہند

ابراہیم رضا خان علیہ الرحمہ

اور تحفظِ ختمِ نبوت

سمیر احمد عطاری (ثالثہ)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

مفسر اعظم ہند علامہ ابراہیم رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور تحفظ ختم نبوت

عقیدۂ ختم نبوت اسلام کا وہ عقیدہ ہے جس کے اعتقاد کے بغیر انسان مسلمان نہیں ہو سکتا اور اس عقیدہ پر جب بھی حملہ کیا گیا علمائے اسلام نے اس کی بیخ کنی کے لیے جی توڑ و جان توڑ جد وجہد کی۔ ان علمائے اسلام میں سے نبیرۂ اعلیٰ حضرت شہزادہ حجۃ الاسلام مفسر اعظم ہند حضرت علامہ مفتی محمد ابراہیم رضا خان قادری علیہ الرحمہ (عرف جیلانی میاں) بھی ہیں۔ اس مقالہ میں راقم الحروف مفسر اعظم ہند کی تحفظ ختم نبوت کے حوالے سے خدمات کو تحریر کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

تاریخ پیدائش: حضرت مفسر اعظم ہند علیہ الرحمہ کی پیدائش ۱۰ ربیع الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۹۰۷ء کو ہوئی۔ حجۃ الاسلام کے یہاں یہ پہلی ولادت تھی جس کی وجہ سے پورے گھرانے میں بہت ساری خوشیاں منائی گئیں۔ سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالی عنہ نے بنیت، ”تحنیک“ چھوہارے کی قانش چبا کر حضرت مفسر اعظم ہند کو کھلایا۔

تعلیم و تربیت: خاندانی دستور کے مطابق جب آپ کی عمر چار سال چار ماہ چار دن کی ہوئی تو ۱۴ شعبان المعظم ۱۳۲۹ھ بروز چہار شنبہ مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان نے علما و مشائخ اور دیگر احباب کی موجودگی میں حضرت مفسر اعظم ہند کی رسم بسم اللہ خوانی ادا کرائی اور اسی موقع پر آپ کو سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ میں بیعت فرما کر بشرط علم و عمل اجازت و خلافت بھی عطا فرمادی۔ اس کے ساتھ ہی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ جیسے قطب وقت نے اپنی ہی زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا:

”میرا یہ پوتا میری زبان ہوگا“۔

مفسر اعظم ہند نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کی اہلیہ مکرمہ یعنی اپنی دادی صاحبہ اور اپنی والدہ ماجدہ سے ابتدائی تعلیم، ناظرۂ قرآن اور اردو کی ابتدائی کتابوں کی تکمیل فرمائی۔ سات سال کی عمر میں یادگار اعلیٰ حضرت جامعہ رضویہ منظر اسلام میں داخل ہو کر اس وقت کے اساتذۂ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

منظر اسلام سے علوم اسلامیہ کی تحصیل فرمائی۔ مشکوٰۃ المصابیح خاص طور حضرت حجۃ الاسلام سے پڑھی۔

۱۹/ سال کی عمر میں ۱۳۴۴ھ / ۱۹۲۵ء میں آپ نے جملہ علوم مروجہ اور درس نظامی میں شامل جملہ فنون کی تکمیل فرمائی۔ حضرت حجۃ الاسلام نے جماعت اہل سنت کے مقتدر علماء و مشائخ کی موجودگی میں آپ کی دستار بندی فرمائی اور اپنی نیابت و خلافت سے سرفراز فرمایا۔

درس و تدریس: دار العلوم منظر اسلام کا اہتمام سنبھالتے ہی حضور مفسر اعظم نے خود بھی درس دینا شروع کر دیا۔ آپ جب بریلی شریف میں ہوتے تو بڑی پابندی سے دارالعلوم میں آتے دفتری حساب کتاب کی دیکھ بھال کے بعد طلبہ کو درس دیتے۔ آپ چوں کہ عربی زبان و ادب میں مہارر کھتے تھے لہذا طلبہ کو عربی زبان و ادب میں دلچسپی لینے کی تلقین کرتے اور صرف و نحو وغیرہ سے لے کر انشاء وغیرہ کے درس میں خاصی دلچسپی لیتے۔ طلبہ سے عربی میں گفتگو فرماتے اور انھیں بھی عربی بولنے کی حوصلہ افزائی کرتے مسلم شریف، ترمذی شریف، مشکوٰۃ شریف، شفاء شریف اور کتاب التوحید از ابن عبد الوہاب نجدی بہت ہی انشراح صدر اور مناظرانہ انداز میں پڑھاتے اور طلبہ کو اعتراض وارد کرنے کا موقع دیتے اور جب انھیں اعتراض وارد کرنے میں عاجز پاتے تو خود اعتراض کرتے اور طلبہ سے جواب طلب فرماتے اور بعدہ خود وضاحت فرماتے۔ کبھی کبھی کتب متوسطات بھی بڑے ذوق و شوق سے پڑھاتے۔ دارالعلوم کی چھٹی کے بعد تفسیر جلالین کا عام درس دیتے۔ جس میں مختلف درجوں کے طلبہ شریک ہوتے۔ یہاں تک کہ کبھی کبھی اساتذہ بھی آپ کے درس میں شریک ہو جاتے اور محفوظ ہوتے۔[۱]

تصانیف: آپ نے مندرجہ ذیل تصانیف یادگار چھوڑی ہیں۔

(۱) ترجمہ تحفۂ حنفیہ (۲) ترجمہ الدرر السنیہ (۳) نعمۃ اللہ (۴) رحمۃ اللہ (۵) ذکر اللہ (۶) حجۃ اللہ (۷) فضائل درود شریف (۸) تفسیر سورۂ بلد (۹) تشریح قصیدۂ نعمانیہ (۱۰) زیارت قبور (۱۱) نور الصفاء (۱۲) تفسیر آیات متشابہات (۱۳) گلزار احادیث (۱۵) چہل حدیث۔

---

(۱)۔ مفسر اعظم از ڈاکٹر عبد النعیم عزیزی، ص: ۳۴-۳۵

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

ماہ نامہ اعلیٰ حضرت کا اجراء: اعلیٰ حضرت کو صحافت کی اہمیت کا بخوبی احساس تھا۔ مسلمانوں کی فلاح و بہبود اور ان کی تعمیر و ترقی کے لیے آپ نے جو دس نکاتی فارمولہ سنیوں کے سامنے پیش فرمایا تھا ان میں رسائل و جرائد کا بھی تذکرہ فرمایا ہے۔ حضرت مفسر اعظم ہند صحافتی اہمیت و افادیت کو بخوبی جانتے تھے۔ منظر اسلام کی تعمیر و ترقی کے لیے بھی آپ نے اس ضرورت کو شدت کے ساتھ محسوس کیا۔ عقائد اہل سنت کی ترویج و اشاعت کے میدان میں بھی ایک ماہنامہ کی شدید ضرورت آپ کے مد نظر تھی۔ اس لیے آپ نے جمادی الثانی ۱۳۸۰ھ دسمبر ۱۹۶۰ء میں فروغ اہل سنت، اشاعت افکار رضا اور منظر اسلام کے عروج و ارتقا کے لیے ''ماہنامہ اعلیٰ حضرت'' جاری فرمایا۔

وصال پُر ملال: اپنے علم و فن کی خوشبو بکھیرتا رضا کا یہ شگفتہ پھول مؤرخہ ۱۱/ صفر المظفر ۱۳۸۵ھ/**۲۳واں** / مطابق ۱۲/ جون ۱۹۶۵ء/**۲۳واں** بروز ہفتہ بعد نماز فجر (جب کہ آپ فجر کی نماز ادا کر چکے تھے اور اوراد و ظائف میں مصروف تھے) تقریباً سات بجے اپنے لبہائے مبارکہ پر تبسم سجائے اس دنیا سے روپوش ہوگیا۔ مورخہ ۱۲/ صفر المظفر مطابق ۱۳/ جون بروز اتوار تقریبا ۸/ بجے صبح آپ کی نماز جنازہ اسلامیہ انٹر کالج بریلی کے میدان میں ہوئی۔ تقریبا ساڑھے نو بجے صبح کو سیدی سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار مبارک کی مشرقی جانب آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

تحفظ ختم نبوت میں خدمات: دیگر علمائے اہل سنت کی طرح آپ نے بھی تحفظ ختم نبوت کا فریضہ انجام دیا اور منکرِ ختم نبوت کی سرکوبی کی۔ ذیل میں چند جھلکیاں پیش ہیں:

قادیانیت کے تکفیری فتویٰ کی تائید و تصدیق: قادیانیت، دیوبندیت، وہابیت، نیچری، چکڑالوی وغیرہ فرقہائے باطلہ کی تردید میں شائع ہونے والی ''حسام الحرمین'' کی ''ہندی تصدیقات'' یعنی ''الصوارم الہندیہ'' مرتبہ شیر بیشۂ سنت علامہ حشمت علی خان علیہ الرحمہ میں مذکورہ باطل فرقوں کی تردید و تکفیر پر مشتمل فتویٰ کی تصدیق کر کے تحفظ ختم نبوت کا فریضہ سر انجام دیا۔ حضور مفسر قرآن درج ذیل الفاظ میں تصدیق کرتے ہیں:

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

للّٰہ در المجیب **محمد** ابراہیم رضان رضوی عفی عنہ (نائب مہتمم دار العلوم منظر اسلام)[۱]

حضور ﷺ کے خاتم النبیین کا ذکر: کسی بھی بات یا عقیدیا کام کی تبلیغ و ترویج کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اس کا خوب خوب ذکر کیا جائے تا کہ سامعین اور مخاطبین کے ذہن و فکر میں وہ بات و عقیدہ جاگزیں اور راسخ ہو جائے۔ حضور مفسر قرآن بھی اپنی تقریر و تحریر میں حضور ﷺ کے خاتم النبیین کا تذکرہ کرتے رہتے تھے۔ ذیل میں آپ کے ایک مضمون کا اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔ آپ لکھتے ہیں:

اب ہم معرفت اور معروف سے بحث کر رہے ہیں اور ہمارے سامنے تفاسیر مثل مدارک التنزیل اور تفسیر خازن رکھی ہوئی ہیں۔ ولما جاء هم كتاب من عند الله مصدق لما معهم و كانوا من قبل (ای من مبعث النبي) يستفتحون ای يستنصرون به على الذي كفروا يعنى مشركي العرب اذا قاتلوهم قالوا اللهم انصر بالنبي المبعوث في آخر الزمان الذي تجد نعته في التوراة) فلما جاء هم ما عرفوا كفروا به فلعنة الله على الكافرين، اور پھر جب آئی یہود کے پاس کتاب (قرآن حکیم) اللہ کے پاس سے اس کی تصدیق کرتی ہوئی جو ان کے ساتھ ہے (یعنی توریت) اور حال یہ ہے کہ قرآن و رسول آنے سے قبل اور بعثت نبوی سے پہلے وہ یہودی مدد مانگتے تھے کافروں کے خلاف (یعنی مشرکین عرب کے خلاف اور دعا میں یہ کہتے تھے)

اللهم انصر بالنبي المبعوث في آخر الزمان الذي نجد نعته في التوراة. اے ہمارے اللہ! ہماری مدد فرما **اس نبی کے وسیلہ سے جو مبعوث ہو گا آخر زمانہ میں** وہ کہ اس کی نعت و اوصاف پاتے ہیں (لکھی ہوئی) توریت میں۔ فلما جاء هم ما عرفوا تو تب وہ تشریف لایا کہ جس کو وہ خوب ما عرفوا کی طرح جانے اور پہچانتے تھے تو منکر ہو بیٹھے تو اللہ کی لعنت کافروں پر۔[۲]

(۱)- الصوارم الہندیہ، ص:۳۶

(۲)- صد سالہ عرس رضوی نمبر، ص:۳۹۸

https://www.ataunnabi.com

ریحان ملت

علامہ ریحان رضا علیہ الرحمہ

اور تحفظِ ختمِ نبوت

حبیب اللہ عطاری (ثالثہ)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

ریحان ملت علامہ ریحان رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور تحفظ ختم نبوت

تاریخ ولادت: ریحان ملت مولانا محمد ریحان رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۹۳۴ء کو بریلی شریف محلہ خواجہ قطب میں ہوئی۔ آپ کا اسم گرامی آپ کے جد امجد حضور حجۃ الاسلام نے ریحان رضا منتخب فرمایا اور خاندانی روایات کے مطابق محمد نام پر آپ کا عقیقہ ہوا۔

تعلیم و تربیت: ابتدائی تعلیم والدہ ماجدہ سے گھر میں حاصل کی، پھر دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف میں داخلہ لیا، کتب متوسطات پڑھنے کے بعد والد گرامی حضرت مفسر اعظم ہند کی اجازت سے حضرت محدث اعظم ہند پاکستان علامہ سردار احمد رضوی کی بارگاہ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے پاکستان تشریف لے گئے تین سال تک منتہی کتب بڑی مستعدی کے ساتھ آپ نے پڑھی اور جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف سے جماد الاولیٰ ۱۳۷۵ھ مارچ ۱۹۵۵ء میں دستار فضیلت اور سند فراغت سے نوازے گئے۔

بیعت و خلافت: آپ کے جد امجد حضرت حجۃ الاسلام نے صرف پانچ سال کی عمر میں داخل سلسلہ فرماتے ہوئے خلافت بھی عطا فرمادی تھی والد گرامی حضرت مفسر اعظم ہند، نانا جان مفتی اعظم ہند، قطب مدینہ حضرت مولانا شاہ ضیاء الدین مدنی سے بھی اجازت اور خلافت حاصل تھی۔

تدریس: سند فراغت حاصل کرنے کے بعد آپ کی صلاحیت و قابلیت کو دیکھ کر جامعہ کے اراکین نے جامعہ رضویہ منظر اسلام کے لیے آپ کو مدرس منتخب فرمالیا۔ آپ جامعہ میں بحیثیت مدرس بارہ سال تک تدریسی خدمات انجام دیتے رہے۔ تدریس کا ملکہ آپ کو بہت ہی بہتر حاصل تھا۔ افہام و تفہیم کا انداز نرالا تھا۔ طلبہ آپ کی درس گاہ میں بلا جھجک اعتراض کیا کرتے تھے اور ہشاش بشاش رہا کرتے تھے۔ آپ اعتراض کا جواب متانت و سنجیدگی سے دیا کرتے تھے۔ غرضیکہ مسلسل زبان فیض ترجمان سے گوہر افشانی کیا کرتے، دوران تدریس آپ نے درس نظامی کی مختلف کتابیں پڑھائیں۔ تفسیر، اصول تفسیر، حدیث، اصول حدیث، فقہ، اصول فقہ، ادب سے آپ کو زیادہ دل چسپی تھی۔ یہاں پر یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ جب آپ کے کندھوں پر جامعہ کی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

نظامت کا بارگراں آیا تو اس کے فرائض کی انجام دہی اور دیگر سماجی وسیاسی امور میں منہمک ہونے کی وجہ سے کافی عرصہ تک درس وتدریس سے آپ علیحدہ رہے۔ ایک طویل مدت کے بعد مدرسین کی کمی کی وجہ سے آپ نے دوبارہ ۱۹۸۰ء سے لے کر ۱۹۸۲ء تک جامعہ میں شیخ الحدیث کے عہدہ پر بخاری شریف ومسلم شریف اور دیگر درسی کتابوں کا درس دیا۔ جامعہ کے منتہی طلبہ اس وقت بھی آپ کی قابلیت وصلاحیت کے معترف تھے۔(۱)

وفات ومدفن: حضرت مولانا ریحان رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۸ رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ مطابق ۱۹۸۵ء وفات ہوئی۔ مزار شریف اعلی حضرت امام احمد رضا قادری فاضل بریلوی اور حجۃ الاسلام مولانا محمد حامد رضا بریلوی کے درمیان بنا ہوا ہے۔

تحفظ ختم نبوت اور ریحان ملت: حضور ریحان ملت علیہ الرحمہ منظر اسلام کی نظامت و اہتمام اور سیاسی سرگرمیوں کے سبب تحریری کام کے لیے وقت نہیں ملا۔ البتہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وعظ گوئی کا ملکہ عطا فرمایا تھا۔ آپ نے اسی وعظ گوئی کے ذریعہ حضور کے خاتم النبیین ہونے کا ذکر کرتے جس سے سامعین پر عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کا اندازہ ہوتا اور عقیدۂ ختم نبوت ذہن میں راسخ ہوتا۔ حضور ریحان ملت اپنے والد گرامی مفسر اعظم ہند علامہ ابراہیم رضا خان علیہ الرحمہ کے عرس چہلم میں اپنی تقریر میں ایک مقام پر عقیدہ ختم نبوت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

یہ اسی گستاخ رسول (ابن عبد الوہاب نجدی) کی پیروی اور اس کے اتباع کا نتیجہ ہے کہ انھوں نے نہ صرف شان رسالت میں گستاخیاں کیں، بلکہ ذات باری تعالی پر بھی جھوٹ کی تہمتیں لگانے سے باز نہ آئے۔ کسی نے کہا کہ اللہ جھوٹ پر قادر ہے۔ قادر ہی نہیں بلکہ اس سے جھوٹ واقع ہو چکا۔ کسی نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا علم ہر پاگل بچے اور جانوروں کے علم کے برابر گردانا۔ کسی نے حضور کے علم کو شیطان کے علم سے کمتر بتایا۔ کسی نے کہا کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں۔ **کسی نے ختم نبوت کا انکار کیا۔** غرض ان کا ہر لفظ اور ہر جملہ

---

(۱)- جہان ریحان، ص:۷۲

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

توہین باری تعالیٰ و تنقیص شان رسالت پر مبنی ہے۔(۱)

گنبدِ خضریٰ کے انہدام اور ترجمہ قرآن کنزالایمان پر پابندی کے خلاف ممبئی میں منعقد عالمی سنی کانفرنس میں آپ اپنے خطبہ صدارت میں حضور نبی کریم ﷺ کے خاتم النبیین و ختم الانبیاء ہونے کا عقیدہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

علماء ذی وقار! مشائخ کرام! دانشوران قوم! شعرائے اسلام و جملہ حاضرین محفل! السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آیئے سب سے پہلے ریحان عشق و محبت کی شگفتگی اور غنچہ ہائے عقیدت کی تازگی کے لیے جان ایمان روح ایمان اصل ایمان کنزالایمان ریحان کی جان سید انس و جان انیس بیکراں چارہ ساز دردمنداں مکین گنبد خضری جس کے زیر لواء آدم و من سوا **ختم الانبیا فخر رسل سید کل** محبوب داور شفیع محشر نور مجسم فخر آدم و بنی آدم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ روحی فداہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں صلوۃ وسلام کا نذرانہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔(۲)

(۱)-جہانِ ریحان، ص:۹۳

(۲)-مصدر سابق، ص:۱۰۲

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

صدر العلماء

علامہ تحسین رضا خان علیہ الرحمہ

اور تحفظِ ختمِ نبوت

محمد حامد برکاتی (ثالثہ)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

صدر العلماء علامہ تحسین رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور تحفظ ختم نبوت

تاریخ اسلام ایسے بے شمار افراد کا تذکرہ اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے جن کی زندگی کا ہر ہر لمحہ دین کی خدمت و تبلیغ اسلام اور مذہب کی ترویج و اشاعت میں گزرا، گلشن اسلام کی ساری رونقیں ورعنائیاں انہی دیوانگان عشق کے دم قدم سے ہیں، نہ عرب و عجم کی قید، نہ قلم و تلوار کا فرق۔ جس میدان میں قدم رکھ دیں جھنڈے گاڑ دیتے ہیں صدر العلماء علامہ تحسین رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ بھی آسمان علم و فضل کے ماہ کامل تھے۔ آپ مجدد اسلام اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کے برادر اوسط استاد زمن شہنشاہ سخن مولانا حسن رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ کے منجھلے پوتے ہیں۔ آپ کے والد ماجد مولانا حسنین رضا خان علیہ رحمہ اعلی حضرت علیہ رحمہ کے بھتیجے شاگرد اور خلیفہ تھے۔

ولادت باسعادت: ۱۴ شعبان المعظم ۱۳۴۸ ہجری ۱۹۳۰ عیسوی میں محلہ سوداگران بریلی شریف میں آپ کی ولادت ہوئی۔ آپ کا نام محمد اور عرفیت تحسین رضا ہیں صدر العلماء اور مظہر مفتی اعظم آپ کے مشہور القابات ہیں۔

تعلیم و تربیت: ابتدائی تعلیم مقامی مکتب سے حاصل کی، بعد ازاں والد ماجد نے دار العلوم منظر اسلام میں داخلہ کرا دیا جہاں آپ نے درسیات کی کتب متداولہ پڑھیں۔ پھر دار العلوم مظہر اسلام مسجد بی بی جی والی بریلی میں داخلہ لے لیا۔ تقسیم ہند کے وقت جب محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد قادری چشتی علیہ الرحمہ پاکستان تشریف لے آئے تو آپ دورہ حدیث کے لیے محدث اعظم علیہ الرحمہ کے پاس جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل اباد تشریف لے آئے اور صرف چھ ماہ کی مختصر مدت میں دورہ حدیث شریف مکمل کیا۔

بیعت و خلافت: حضرت صدر العلماء ۱۹۴۳ء میں عرس رضوی کے حسین موقع پر والد ماجد علیہ الرحمہ کے حکم سے سرکار مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمہ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے اور ۱۳۸۰ھ میں عرس رضوی ہی کے پر بہار موقع پر سرکار مفتیٔ ہند علیہ الرحمہ نے اکابر

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

علماء و مشائخ کی موجودگی میں آپ کو اجازت و خلافت سے نوازا۔

تدریسی خدمات : حضرت صدر العلماء نے دوران تعلیم ہی سرکار مفتی اعظم علیہ الرحمہ کے حکم سے دار العلوم مظہر اسلام میں تدریس کا اغاز فرما دیا تھا پھر پاکستان سے واپسی بعد کے ۱۹۷۵ء تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ اس کے بعد دار العلوم منظر اسلام میں صدر مدرسین کی حیثیت سے تشریف لے آئے اور سات سال تک یہاں تدریسی خدمات انجام دیتے رہے۔ ۱۹۸۲ء میں جامعہ نوریہ رضویہ ،بریلی شریف کے قیام سے لیکر تقریبًا تئیس (۲۳) سال بحیثیت شیخ الحدیث یہاں درس و تدریس میں مشغول رہے ، پھر جب حضور تاج الشریعہ مفتی محمد اختر رضا خان علیہ الرحمہ نے ۲۰۰۵ء میں عظیم الشان اسلامی یونیورسٹی ”مرکز الدرسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا “بریلی شریف قائم فرمائی تو حضور تاج الشریعہ دام ظلہٗ علینا کی دعوت پر آپ ”جامعۃ الرضا“ تشریف لے آئے اور تادم وصال بحیثیت شیخ الحدیث وصدر المدرسین فیض کا دریا لٹاتے رہے۔

وفات: حضرت صدر العلماء چندر پور کے تبلیغی دورے پر تشریف لے جاتے ہوئے ضلع وردھا مہاراشٹرا میں ۱۸ رجب المرجب ۱۴۲۸ ہجری ۱۳ اگست ۲۰۰۷ء بروز جمعۃ المبارک وصال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

خدمات تحفظ ختم نبوت: حضرت علامہ مولانا تحسین رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے باقاعدہ کوئی تصنیف نہیں اور نہ کوئی فتویٰ پیش نظر ہے۔ البتہ جامعہ تحسینیہ ضیاء العلوم سے شائع چند فتاویٰ کے مجموعہ میں ایک فتویٰ ہے جس میں دیگر فرق باطلہ کے ساتھ منکر ختم نبوت و مدعی نبوت قادیانی کی تردید و تکفیر ہے جس کی تصدیق حضور صدر العلماء نے فرمائی ہے اس لیے اس تصدیق کے ذریعہ حضور صدر العلماء نے تحفظ ختم نبوت کا فریضہ انجام دیا۔ اس فتویٰ کا مطلوبہ اقتباس اور اس پر صدر العلماء کی تصدیق نقل کی جارہی ہے:

اکابر نے تقریظات حسام الحرمین شریف میں جابجا نام بنام ثلٰثہ سابقہ پر حکم کفر فرمایا:

ان غلام احمد قادياني ورشيد احمد ومن تبعه كخليل احمد انبیٹھی و اشرف علي وغيرهم لا شبهة في من شك بل في من توقف في كفرهم بحال من الاحوال.یعنی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

غلام احمد قادیانی ورشید احمد اور جو اس کے پیرو ہو جیسے خلیل احمد انبیٹھی اور اشرف علی تھانوی وغیرہ ان کے کفر میں کوئی شک نہیں نہ شک کی مجال بلکہ جو ان کے کفر میں شک کرے بلکہ کسی طرح کسی حال میں انھیں کافر کہنے میں توقف کرے اس کے کفر میں بھی شبہ نہیں۔

اس فتویٰ کی تصدیق کرتے ہوئے صدر العلماء لکھتے ہیں:

الجواب صحیح، واللہ تعالیٰ اعلم۔

تحسین رضا غفرلہ [1]

(۱)۔فتاویٰ ضیاء العلوم، ص:۱۲

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

تاج الشریعہ

علامہ اختر رضا خان علیہ الرحمہ

اور تحفظِ ختمِ نبوت

محمد جلال الدین عطاری (ثالثہ)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خان ازہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور تحفظ ختم نبوت

دنیائے اہل سنت کی عظیم الشان شخصیت، مسلک اعلیٰ حضرت کے جلیل القدر پاسبان اور خانوادہ رضا کے چشم و چراغ حضور تاج الشریعہ کی ذات بابرکات محتاج تعارف نہیں ۔ آپ دنیائے اہل سنت میں ان چند چنندہ شخصیات سے تھے جن کے علم و عمل اور زہد و تقویٰ کا ایک جہان معترف ہے اور یہ صرف پدرم سلطان بود کا نتیجہ نہیں بلکہ حضور تاج الشریعہ نے اپنی ذات اور اپنے علم و عمل و زہد و تقویٰ کا لوہا منوایا اور قوم و ملت کے باغات ایمان و عمل کو اپنی گوناگوں خدمات سے سرسبز و شاداب کیا۔ آپ کی خدمات بھی مختلف جہات کے لیے ہوئے ہیں جن کے احاطہ کے لیے کافی وقت درکار ہے جوفی الوقت مفقود۔ اس لیے آپ کی مختصر حیات اور تحفظ ختم نبوت کے تعلق سے آپ کی خدمات پر کچھ لکھنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

ولادت باسعادت: تاج الشریعہ جانشین حضور مفتی اعظم علامہ مفتی الحاج الشاہ محمد اختر رضا خاں ازہری قادری بن مفسر اعظم ہند مولانا محمد ابراہیم رضا جیلانی بن حجۃ الاسلام مولانا محمد حامد رضا بن اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری فاضل بریلوی ۲۵/ فروری ۱۹۴۲ء محلہ سوداگران بریلی شریف میں پیدا ہوئے۔

اسم گرام: آپ کا اسم گرامی ''محمد اسماعیل رضا'' جب کہ عرفیت ''اختر رضا'' ہے۔ جامعہ ازہر مصر سے تکمیل علوم کے بعد ''ازہری میاں'' سے یاد کیے جانے لگے۔

ابتدائی و اعلیٰ تعلیم: حضور تاج الشریعہ نے ''ناظرہ قرآن کریم'' اپنی والدہ ماجدہ شہزادی مفتی اعظم سے گھر پر ہی ختم کیا، والد ماجد سے ابتدائی اردو کتب پڑھیں۔ گھر پر تعلیم حاصل کرنے کے بعد والد بزرگوار نے دارالعلوم منظر اسلام میں داخل کرا دیا۔ آپ نے منظر اسلام سے درس نظامی مکمل کیا۔

جامعہ ازہر، مصر: جامعہ منظر اسلام کے مصری استاذ فضیلۃ الشیخ مولانا عبد التواب قدس سرہ نے آپ کی ذہانت اور صلاحیت کو دیکھ کر آپ کے والد ماجد مفسر اعظم کو مشورہ دیا کہ آپ کو جامعہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

ازہر مصر میں داخل کرائیں۔ مشورہ نیک اور فائدہ مند تھا اس لیے آپ نے قبول کیا اور اس طرح آپ ۱۹۶۳ء میں جامعہ ازہر قاہرہ مصر تشریف لے گئے۔ وہاں آپ نے کلیہ اصول الدین میں داخلہ لیا۔ مسلسل تین سال تک جامعہ ازہر مصر میں علم دین حاصل کیے۔ جامعہ ازہر مصر میں داخلہ کے بعد جامعہ کے اساتذہ اور طلبہ سے گفتگو ہوئی تو وہ آپ کی بے تکلف فصیح و بلیغ عربی گفتگو سن کر حیرت میں ہو جاتے تھے اور کہتے تھے کہ ایک عجمی النسل ہندوستانی عربی النسل اہل علم حضرات سے گفتگو کر رہے ہیں اور ان کو گفتگو کرنے میں کسی طرح کی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔

جامعہ ازہر مصر کے شعبہ کلیہ اصول الدین کا سالانہ امتحان اگر چہ تحریری ہوتا تھا۔ مگر معلومات عامہ (جنرل نالج) کا امتحان تقریری ہوتا تھا۔ چناں چہ جامعہ کے سالانہ امتحان کے موقع پر جب جانشین مفتی اعظم کا امتحان ہوا تو ممتحن نے آپ کی جماعت سے علم کلام کے چند سوالات کیے، پوری جماعت میں سے کوئی ایک بھی ممتحن کے سوالات کے صحیح جواب نہ دے سکے۔ ممتحن نے روئے سخن آپ کی طرف کرتے ہوئے سولات کو دوہرایا۔ جانشین مفتی اعظم نے ان سوالات کا ایسا شافی و کافی جوابات دیے کہ ممتحن تعجب کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے کہنے لگے کہ آپ تو حدیث واصول حدیث پڑھتے ہیں تو علم کلام میں کیسے جواب دیا۔ جانشین مفتی اعظم نے جواب میں کہا کہ میں نے دارالعلوم منظر اسلام بریلی میں علم کلام پڑھا تھا۔ آپ کے جواب سے مسرور ہو کر ممتحن جامعہ نے آپ کو جماعت میں پہلا مقام دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۶۶ء میں فارغ ہو کر جامع ازہر مصر سے بریلی شریف تشریف لائے۔

بیعت وارادت واجازت وخلافت: تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت و ارادت کا شرف رکھتے تھے، ۲۰ سال کی عمر میں حضور مفتی اعظم ہند نے ۱۵/ جنوری ۱۹۶۲ء مطابق ۱۳۸۱ھ کو میلاد شریف کی ایک محفل میں آپ کو تمام سلاسل کی اجازت و خلافت سے سرفراز فرمایا۔ علاوہ ازیں آپ کے والد ماجد مفسر اعظم نے قبل فراغت ہی آپ کو قائم مقام بنادیا تھا اور بطور سند ایک تحریر بھی قلم بند فرمادی تھی، برہان ملت رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آپ کو تمام سلاسل کی اجازت و خلافت عطا فرمائی تھی اور امام اہل سنت کے پیر خانہ مارہرہ مقدسہ کی دو عظیم و جلیل شخصیات سید العلماء حضرت سید آل مصطفی سید میاں رحمۃ اللہ علیہ عرس حامدی میں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

اور احسن العلماء حضرت سید مصطفی حیدر حسن میاں رحمۃ اللہ علیہ عرس قاسمی میں اجازت و خلافت سے نواز کر اکابرینِ مارہرہ سے خانوادۂ رضویہ کے قائم روحانی رشتہ کو مضبوط و مستحکم فرمایا۔

درس و تدریس: تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا ازہری کو ۱۹۶۷ء میں دارالعلوم منظر اسلام بریلی میں درس و تدریس کی دعوت پیش کی گئی۔ آپ نے اس دعوت کو قبولیت سے سرفراز کیا ۱۹۶۷ء سے تدریس کے مسند پر فائز ہوگئے۔ تاج الشریعہ کے برادر اکبر مولانا ریحان رضا رحمانی بریلوی نے ۱۹۷۸ء میں صدر المدرسین کے اعلیٰ عہدہ پر تقرر کیا۔ اور اس عہدے کے ساتھ رضوی دارالافتاء کے صدر مفتی بھی رہے۔ پھر درس و تدریس کا سلسلہ مسلسل بارہ سال تک چلتا رہا۔ لیکن ملک و بیرون ملک دورے کی وجہ سے منظر اسلام سے علیحدہ ہونے کے بعد باقاعدہ درس و تدریس کا سلسلہ منقطع رہا مگر چند سال بعد اپنے دولت کدہ پر درس قرآن کا سلسلہ جاری کیا جس میں منظر اسلام، مظہر اسلام، جامعہ نوریہ رضویہ اور دیگر علمائے کرام بکثرت شریک ہوتے تھے۔ ساتھ ہی مرکزی دار الافتاء میں تربیت افتاء کے طلبہ کرام کو بخاری شریف، مسلم شریف، عقود رسم المفتی، الاشباہ و النظائر، فواتح الرحموت، شامی بدائع الصنائع، اجلی الاعلام وغیرہ کتب کا درس دیتے تھے۔ جامعۃ الرضا کے منتہی طلبہ کرام کو بعض کتابوں کا درس بھی آپ دیا کرتے تھے۔ علاوہ ازیں ملک و بیرون ملک مدارس میں آپ نے ختم بخاری شریف یا افتتاح تعلیم کے موقع پر بخاری شریف کی ابتدائی حدیث پاک یا کسی اور کتاب کا درس فرمایا کرتے تھے۔ یہ سلسلہ تقریباً اخیر عمر تک چلتا رہا۔

تصنیف و تالیف: حضور تاج الشریعہ نے افتاء و قضا، کثیر تبلیغی اسفار اور دیگر کثیر مصروفیات کے باوجود تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی جاری رکھا اور قوم کو کم و بیش ۸۰ر کتب و رسائل کا تحفہ پیش کیا۔ ان میں دس جلدوں میں ”فتاویٰ تاج الشریعہ“ نہایت معروف و مشہور ہے۔

وصال پُر ملال: ۷ر ذوالقعدہ ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۰ر جولائی ۲۰۱۸ء بروز جمعۃ المبارک بوقتِ مغرب بمقام کاشانہ حضور تاج الشریعہ اس دار فانی سے دار بقا کی طرف کوچ کر گئے اور اہل سنت اب ان کی ظاہری فیضان سے محروم ہوگئے لیکن فنا کے بعد بھی ہے شانِ رہبری ان کی۔ اللہ ان کے درجات بلند فرمائے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

تحفظ ختم نبوت اور تاج الشریعہ: عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تحفظ آپ کو ورثے میں ملا تھا۔ آپ نے کتابیں لکھ کر، خطاب کے ذریعہ اور تردیدی فتاویٰ کے ذریعہ اور اشعار کے ذریعہ عقیدہ ختم نبوت کی تفہیم و ترویج اور تحفظ کا فریضہ انجام دیا۔

المعتقد کا ترجمہ: سیف اللہ المسلول مولانا فضل رسول قادری بدایونی رحمتہ الہ علیہ کی عربی میں لکھی گئی شہرہ آفاق کتاب المعتقد المنتقد پر آپ کے پردادا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت عالمانہ اور عارفانہ انداز میں المعتمد المستند بناء نجاۃ الابد کے نام سے عربی میں حواشی لکھے۔ آپ نے افادہ عام کے لیے اس کا رواں دواں ترجمہ فرمایا ہے۔ ان حواشی میں بھی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے گمراہ فرقوں اور اُن کے سرغنوں کا ذکر کرتے ہوئے مرزا قادیانی آنجہانی کی بھی خوب خبر لی ہے۔

حقیقۃ البریلویہ معروف بہ مرآۃ النجدیہ: آپ کی یہ مشہور و معروف کتاب ہے۔ اس میں آپ نے دیگر فرقہ باطلہ کی تردید تو کی ہے لیکن منکر ختم نبوت و مدعی نبوت مرزا غلام قادیانی کی خوب خوب خبر لی ہے اور اس کی تردید کی ہے۔

ختم نبوت کانفرنس: امریکہ کے شہر ہوسٹن میں جب قادیانیت ذریت نے سر اٹھانا شروع کیا علامہ مولا احمد قمر الحسن قادری بستوی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے وہاں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا اور اس کی صدارت کے لیے تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کو خصوصی طور پر دعوت دی گئی۔ ۲۰ اگست ۲۰۰۰ء کو ہوسٹن شہر میں تاج الشریعہ رحمہ اللہ علیہ کی زیر صدارت ختم نبوت کانفرنس کا آغاز ہوا۔ نظامت کے فرائض علامہ محمد قمر الحسن قادری بستوی صاحب زید مجدہ نے خود سنبھالے۔ اس میں ایشیاء یورپ اور امریکا کے علاء و مشائخ نے بھر پور شرکت کی۔ سب سے پہلے مقامی علماء کرام نے خطابات فرمائے۔

مولانا بابر رحمانی ڈیلاس مفتی احمد القادری ڈیلاس، مفتی حفیظ الرحمن شکاگو، علامہ بدر القادری ہالینڈ، پھر محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفی، اس کے بعد مفکر اسلام قمر الزماں اعظمی نے ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے رد میں دلائل و براہین کی روشنی میں شاندار خطبات ارشاد فرمائے۔ مولانا مسعود رضا، مولانا غلام زرقانی اور مولانا عبد الرب مقامی علماء کرام بھی اسٹیج کی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

زینت تھے۔

آخر میں تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ نے خطبۂ صدارت ارشاد فرمایا اور نہایت رقت آمیز دعا فرمائی۔ اور قادیانیوں سے ہوشیار رہنے کی تاکید فرمائی۔ علامہ محمد قمرالحسن قادری بستوی صاحب دامت برکاتہم اس کانفرنس کے اثرات کے بارے میں فرماتے ہیں اس کانفرنس کا اثر یہ ہوا۔ کہ قادیانی کا اثر کم ہوگیا جب کہ اس کے ساتھ ہی دیوبندیت پر بھی حرف گیری کی گئی اور تحذیر الناس کے نظریاتی کردار کو بھی واضح کیا گیا لوگوں نے محسوس کیا کہ قادیانیت کا زہر کہاں سے پھیلا علماء نے صراحت کے ساتھ تحزیر الناس کی عبارت پر بحث کی اور اس کے پرخچے اڑادیے۔

فتاویٰ تکفیر منکر ختم نبوت: حضور تاج الشریعہ نے فقہ و فتاویٰ کی دنیا میں ضخیم مجموعہ فتاویٰ یادگار چھوڑا ہے۔ ان میں سے کئی فتاویٰ کے ذریعہ آپ نے تحفظ ختم نبوت کا کام کیا ہے۔ ذیل میں راقم، فتاویٰ تاج الشریعہ (چار جلدوں والی) سے صرف ایک فتویٰ کا اقتباس نقل کرتے ہیں:

زید بے قید اس فتوی ملعونہ سے جس میں اس نے قادیانیوں کو اہل قبلہ قرار دیا، کافر ہو گیا اس پر توبہ و تجدید ایمان فرض ہے اور تجدید نکاح بھی اگر بیوی رکھتا ہو۔(۱)

اشعار برائے فروغ عقیدہ ختم نبوت: عقائد اسلامیہ خصوصًا عقیدۂ ختم نبوت پر شب خوں مارنے والی سرفہرست جماعتوں میں قادیانی بھی ہے۔ اس کی سرکوبی اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ میں حضور تاج الشریعہ نے اپنے اشعار میں بھی خاتمیت محمدی کو بیان فرمایا ہے۔ چند مثالیں ذیل میں پیش کی جاتی ہیں:

کرنا تھا خدا کو ہم پر آشکارا آخری نبی ہے اس کو سب سے پیارا
کوئی بھی نبی ہو پچھلی امتوں کا تم کو سب پر سبقت، یا رسول اللہ

نعرہ رسالت یا رسول اللہ ﷺ(۱)

(۱)-فتاویٰ تاج الشریعہ، ج:۲، ص:۱۰۷، قدیم مطبوع

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

امین شریعت

علامہ سبطین رضا خان علیہ الرحمہ

اور تحفظِ ختمِ نبوت

عاصم القادری عطاری (ثالثہ)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

امین شریعت علامہ سبطین رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور تحفظ ختم نبوت

عقیدۂ ختم نبوت اسلام کا ایک بنیادی عقیدہ ہے جس میں کسی بھی طرح کی کسی تاویل کسی بھی لحاظ سے گنجائش نہیں۔ ہمارے علمائے کرام نے اس عقیدہ کی توضیح و تشریح اور اس کی حفاظت و صیانت کے لیے مختلف انداز میں جد و جہد کی ہے۔ کبھی کتابیں لکھ کر، کبھی مناظرہ کر کے۔ کبھی تقریر کے ذریعہ وغیرہ۔ تیرہویں صدی کے مجدد امام اہل سنت حامیٔ سنت ماحیٔ بدعت پروانۂ شمع رسالت الشاہ امام احمد رضا خان فاضلِ بریلوی کے خانوادہ کا بھی اس عقیدہ کے تحفظ میں ایک بڑا حصہ ہے۔ تمام کا ذکر نہ کر کے استاذ العلماء حضرت علامہ و مولانا حسنین رضا خاں کے فرزند حضور امین شریعت مولانا سبطین رضا خاں کے عقیدۂ ختم نبوت و تحفظ ختم نبوت کے حوالہ سے کچھ لکھنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ لیکن اس سے قبل امین شریعت کی مختصر حالات زندگی میں رقم کی جا رہی ہے۔

امین شریعت کی ولادت: آپ کی ولادت ۷ ۱۹۲ء نومبر کو حضور حکیم الاسلام علامہ حسنین رضا خان کے گھر محلہ سوداگران بریلی شریف میں ہوئی۔

امین شریعت کی تعلیم و تربیت: آپ رحمۃ اللہ تعالی علہ نے بنیادی علوم اپنے گھر سے ہی حاصل کیا یعنی آپ کے ابتدائی استاد آپ کے والدین رہے۔ آپ نے قرآن مجید حافظ سید شبیر علی رضوی سے پڑھا۔ اردو، فارسی اور خوش نویسی کی مشق اور تعلیم اپنے والد اور ماموں سے حاصل کیا۔ آپ نے کچھ علوم شمس العلماء قاضی شمس الدین رضوی جون پوری سے بھی حاصل کیا۔ پھر آپ نے دار العلوم مظہر الاسلام بریلی میں داخلہ لیا اور اور وہیں سے سند فضیلت حاصل کی۔ پھر علم طب کی خاطر دو سال مسلم یونیورسٹی علی گڑھ بھی تشریف لے گئے۔

امین شریعت کی بیعت و خلافت: آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے والد ماجد نے آپ کو نو عمری ہی میں حضور مفتیٔ اعظم ہند کے دست حق پرست پر بیعت کرا دئے تھا۔ حضور امین شریعت کو حضور مفتیٔ اعظم ہند نے اجازت و خلافت اور نقوش و تعویذات کی اجازت بھی دی۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

امین شریعت کی تدریس: علوم دینیہ اور عصری تعلیمات حاصل کرنے کے بعد آپ نے سب سے پہلے دارالعلوم مظہر اسلام میں تدریسی خدمات انجام دیں۔ پھر آپ ہلدوانی اتراکھنڈ مدرسہ اشاعت الحق میں تین سال تک علوم وفنون کے موتی بکھیرتے رہے اور طالبان علوم نبویہ انھیں اپنے دامن علم وفن میں سمیٹتے رہے۔ ۱۹۵۸ء میں آپ ناگپور کی عظم الشان درسگاہ جامعہ عربیہ اسلامیہ تشریف لائے، یہاں کے ناظم اعلیٰ بنائے گئے۔ تین سال تک اس عہدے پر فائز رہے۔ یہاں کی مجلس شوریٰ کے آپ رکن بھی رہے۔

امین شریعت کی دیگر دینی خدمات: ۱۹۶۳ء میں چھتیس گڑھ کے ایک خطہ کانکیر تشریف لائے۔ سرزمین کانکیر پر قدم رکھتے ہی آپ کی زبان فیض ترجمان سے اچانک یہ جملہ نکلا کہ ”ارے یہ تو وہی سرزمین ہے جسے میں نے عالم خواب میں دیکھا تھا“ اسی سرزمین کو آپ نے مسلک اعلیٰ حضرت کی نشر واشاعت کے لیے منتخب فرمایا اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ بنجر زمین علوم و فنون اور روحانیت و عرفانیت کے ماحول کے حوالے سے رشک جناں بن گئی۔ آپ نے نہایت تکلیفیں اور مصائب و آلام برداشت کر کے بے انتہا استقامت کے ساتھ یہاں روحانی وعرفانی ماحول پیدا کیا۔ آج بھی یہ خطہ آپ کی مخلصانہ جدوجہد کی مونھ بولتی تصویر ہے۔ چھتیس گڑھ کے بہت سے علاقوں اور خطوں میں آپ نے مساجد، مدارس اور دینی اداروں کو قائم فرمایا۔ کیشکال میں مدرسہ فیض الاسلام، رائے پور میں مدرسہ ” ادارۂ شرعیہ دارالعلوم انوار مصطفی “ قائم فرمایا۔ کانکیر میں دارالعلوم امین شریعت کی بنیاد ڈالی۔

امین شریعت کی قلمی خدمات: آپ کی باقاعدہ کوئی کتاب نظر سے نہیں گزری لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ صاحب قلم نہیں تھے، نہیں بلکہ آپ ایک بہترین قلم کار اور مضمون نگار بھی تھے۔ آپ کے مضامین جماعت اہل سنّت کے مشہور و معروف رسالوں کی زینت بنتے رہتے تھے۔ آپ کے مضامین میں سے ”لاؤڈ اسپیکر، آئینہ قیامت کے سرقہ کی پُراسرار داستان، ٹی وی کے مضر اثرات، صدر العلماء پیکر علم وبردباری، یک از مردان حق، براور زادۂ اعلیٰ حضرت استاذ العلماء مولانا حسنین رضا خاں صاحب علیہ الرحمہ، ماہ محرم اور مفتی اعظم، منفرد شخصیت، ہمارا قومی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

اتحاد اخلاق محمدی کے آئینے میں، کائنات کا دولہا، مراسم محرم اور مسلمان، نماز پڑھنے سے کیا ہوتا ہے؟'' جیسے مضامین آپ کے قلمی شاہ کار ہیں۔ ان تمام مضامین کو حضرت امین شریعت کے خادم خاص مولانا اشرف رضا قادری صاحب نے ''مضامین امین شریعت'' کے نام سے کتابی شکل میں جمع فرمادیا ہے۔

امین شریعت اور تحفظ ختم نبوت: جیسا کہ پہلے عرض کیا جاچکا کہ امین شریعت کی باقاعدہ کوئی تصنیف نہیں البتہ آپ نے مضامین لکھے ہیں اور خطبات بھی دیے ہیں۔ آپ نے اپنے مضامین میں جگہ بہ جگہ حضور نبی مکرم ﷺ کے لیے خاتم النبیین کا لفظ استعمال فرمایا ہے جس سے عقیدہ ختم نبوت کی تبلیغ و اشاعت اور حفاظت وصیانت ہوتی ہے۔ آپ اپنے ایک مضمون ''کائنات کا دولہا'' میں تحریر فرماتے ہیں:

وہ صرف نور ہی نہیں بلکہ وہ مزمل بھی ہے مدثر بھی ہے طٰہٰ ویٰسین بھی ہے **وہ رحمۃ العالمین، خاتم النبیین شفیع المذنبین بھی ہے** وغیرہ وغیرہ۔ اور ان سب کے ساتھ ساتھ عروس مملکت الٰہیہ بھی ہے کائنات کا دولہا بنکر تشریف لا رہے ہیں اور ایسا انوکھا اور نرالا دولہا کہ چشم فلک نے انکے علاوہ نہ دیکھا نہ دیکھ سکے گا اور سیدنا حضرت آدم سے لے کر حضرت عیسیٰ تک نہ کوئی آیا اور نہ صبح قیامت تک آسکے گا۔(۱)

اسی طرح آپ نے اپنے خطبات میں حضور ﷺ کو ''خاتم النبیین'' سے یاد کرکے سامعین و مخاطبین کے ذہن و فکر میں عقیدہ ختم نبوت کو راسخ کیا۔ آپ اپنی ایک تقریر ''جشن آمد رسول ﷺ'' میں ایک مقام پر بیان کرتے ہیں:

میرے آقا و مولیٰ حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سراپا نور ہیں۔ آپ سراپا رحمت بھی ہیں۔ کیسے کیسے پیارے نام اور اعلیٰ درجات و مراتب اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائے۔ آپ سید المرسلین بھی ہیں، خاتم النبیین بھی ہیں شفیع المذنبین بھی ہیں، انیس الغریبین بھی ہیں، رحمۃ للعٰلمین بھی ہیں، راحت العاشقین بھی ہیں، مراد المشتاقین بھی ہیں، شمس العارفین بھی ہیں،

(۱)-مضامین امین شریعت، ص:۷۵

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

سراج السالکین بھی ہیں، مصباح المقربین بھی ہیں، محب الفقراء والغرباء والمساکین بھی ہیں۔ (۱)

اسی خطاب میں دوسرے مقام پر ارشاد فرماتے ہیں:

خدا کے بعد اگر کوئی بزرگ اور بڑا ہے تو میرے اور آپ کے آقا و مولیٰ حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ یہ آنے والے تو ایسے ہیں کہ یہ نہ آتے کوئی نہ آیا ہوتا۔ اور آنے والے اس شان کے مالک ہیں کہ **یہ سید المرسلین بھی ہیں، خاتم النبیین بھی ہیں شفیع المذنبین بھی ہیں۔** انیس الغریبین بھی ہیں، رحمۃ للعلمین بھی ہیں۔ کائنات کے سب سے عظیم فرد ہیں کہ نہ ماضی میں کوئی ان ہمسر ہوا، نہ قیامت تک کوئی ہو گا۔ (۲)

(۱)-خطبات امین شریعت، ص:۱۰۶

(۲)-خطبات امین شریعت، ص:۱۱۰

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://www.ataunnabi.com

جامعۃ المدینہ فیضان عطار نیپال گنج

درجہ دورۃ الحدیث

رضا ہال

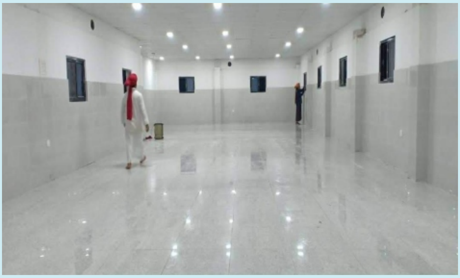

فیضان مدینہ

المدینہ لائبریری

PUBLISH BY:

JAMIATUL MADINA FAIZAN-E-ATTAR

NEPALGUNJ NEPAL

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari